Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری • 23 نبوت 1396 ہجری شمسی • 23 نومبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 17 نومبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

پیشگوئی تَخۡرُجُ الصُّدُوۡرُ اِلَی الۡقُبُوۡرِ کی تفہیم خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہوئی تھی کہ پنجاب کے صدر نشین مولوی بعد اس الہام کے قبروں کی طرف انتقال کریں گے

سو بعد اس کے تمام مولویوں کے شیخ المشائخ مولوی نذیر حسین دہلوی اس دنیا کو چھوڑ گئے وہی میری نسبت سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دینے والے تھے

مولوی غلام دستگیر قصوری وہ بزرگ تھے جنہوں نے میرے لئے مکہ معظّمہ سے کفر کے فتوے منگوائے تھے وہ بھی اپنے یکطرفہ مباہلہ کے بعد انتقال کر گئے

لودھیانہ کے مفتی مولوی محمد، مولوی عبداللہ، مولوی عبدالعزیز جنہوں نے کئی دفعہ مباہلہ کے رنگ میں لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہا تھا وہ بھی اس الہام کے بعد گزر گئے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۹۷۔ستانواں نشان۔ یہ ایک پیشگوئی اخبار الحکم اور البدر میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے کہ **تخرج الصدور الی القبور**۔اس کے معنوں کی تفہیم خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہوئی تھی کہ پنجاب کے صدر نشین مولوی جو اپنی اپنی جگہ مفتی سمجھے جاتے ہیں جو ماتحت مولویوں کے استاد اور شیخ ہیں وہ بعد اس الہام کے قبروں کی طرف انتقال کریں گے سو بعد اس کے تمام مولویوں کے شیخ المشائخ مولوی نذیر حسین دہلوی اس دنیا کو چھوڑ گئے وہی میری نسبت سب سے پہلے فتویٰ دینے والے تھے جنہوں نے میرے کُفر کا فتویٰ دیا تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے اُستاد تھے اور انہوں نے مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے استفتاء پر یہ کلمات میری نسبت لکھے تھے کہ ایسا شخص ضال مضل اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔اور اس مولوی نے یہ فتوے دیکر تمام پنجاب میں آگ لگا دی تھی اور لوگ اس قدر ڈر گئے تھے کہ ہم سے مصافحہ کرنے سے بھی بیزار ہو گئے تھے کہ شاید اس قدر تعلق سے بھی ہم کافر ہو جائیں گے پھر مولوی غلام دستگیر قصوری وہ بزرگ تھے جنہوں نے میرے کفر کے لئے مکہ معظّمہ سے کفر کے فتوے منگوائے تھے وہ بھی اپنے یکطرفہ مباہلہ کے بعد انتقال کر گئے افسوس کہ مکہ والوں کو اُن کی اس موت کی خبر نہیں ہوئی تا اپنے فتوے واپس لیتے۔ پھر لودھیانہ کے مفتی مولوی محمد، مولوی عبداللہ، مولوی عبدالعزیز جنہوں نے کئی دفعہ مباہلہ کے رنگ میں **لعنت اللہ علی الکاذبین** کہا تھا وہ بھی اس الہام کے بعد گزر گئے۔ پھر امرتسر کے مفتی مولوی رسل بابا تھے وہ بھی کوچ کر گئے۔اسی طرح بہت سے پنجاب کے مولوی اور بعض ہندوستان کے مولوی اس الہام کے بعد اس جہان کو چھوڑ گئے اگر ان سب کی اس جگہ فہرست لکھی جاوے تو وہ بھی ایک رسالہ بنے گا اور اس قدر جو لکھا گیا۔وہ پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے اور اگر کوئی اس قدر پر سیر نہ ہو تو ایک لمبی فہرست ہم دے سکتے ہیں۔

۹۸۔اٹھانواں نشان۔ چندسال ہوئے ہیں کہ سیٹھ عبدالرحمن صاحب تاجر مدراس جو اوّل درجہ کے مخلص جماعت میں سے ہیں قادیان میں آئے تھے اور اُن کی تجارت کے امور میں کوئی تفرقہ اور پریشانی واقع ہو گئی تھی اُنہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تب یہ الہام ہوا جو ذیل میں درج ہے۔قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے۔اس الہامی عبارت کا یہ مطلب تھا کہ خدا تعالیٰ ٹوٹا ہوا کام بنا دے گا۔مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد بنا بنایا توڑ دے گا۔ چنانچہ یہ الہام قادیان میں ہی سیٹھ صاحب کو سنایا گیا اور تھوڑے دن ہی گذرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کے تجارتی امور میں رونق پیدا کر دی اور ایسے اسباب غیب سے پیدا ہوئے کہ فتوحات مالی شروع ہو گئیں اور پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ بنا بنایا کام ٹوٹ گیا۔

۹۹۔ننانواں نشان۔ایک دفعہ فجر کے وقت الہام ہوا کہ آج حاجی ارباب محمد لشکر خان کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔ چنانچہ میں نے دو آریہ شرمپت اور ملاوامل ساکنان قادیان کو صبح کے وقت یعنی ڈاک آنے کے وقت سے بہت پہلے یہ پیشگوئی بتلا دی مگر ان دونوں آریوں نے بوجہ مخالفت مذہبی کے اس بات پر ضد کی کہ ہم تب مانیں گے کہ جب ہم میں سے کوئی ڈاکخانہ میں جاوے اور اتفاقاً ڈاکخانہ کا سب پوسٹ ماسٹر بھی ہندو ہی تھا تب میں نے اُن کی درخواست کو منظور کیا اور جب ڈاک آنے کا وقت ہوا تو اُن دونوں میں سے ملاوامل آریہ ڈاک لینے کے لئے گیا اور ایک خط لایا جس میں لکھا تھا کہ سرور خان نے مبلغ ۵ عـــہ بھیجے ہیں۔اب یہ نیا جھگڑا پیش آیا کہ سرور خان کون ہے کیا وہ محمد لشکر خان کا کوئی قرابتی ہے یا نہیں۔اور آریوں کا حق تھا کہ اس کا فیصلہ کیا جاوے تا اصل حقیقت معلوم ہو تب منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ مصنف عصائے موسیٰ کی طرف جو اُس وقت ہوتی مردان میں تھے اور ابھی مخالف نہیں تھے خط لکھا گیا کہ اس جگہ یہ بحث درپیش ہے اور دریافت طلب یہ امر ہے کہ سرور خان کی محمد لشکر خان سے کچھ قرابت ہے یا نہیں چند روز کے بعد منشی الٰہی بخش صاحب کا ہوتی مردان سے جواب آیا جس میں لکھا تھا کہ سرور خان ارباب لشکر خان کا بیٹا ہے۔تب دونوں آریہ لاجواب رہ گئے۔اب دیکھو یہ اس قسم کا علم غیب ہے کہ عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ بجز خدا کے کوئی اس پر قادر ہو سکے۔اس پیشگوئی میں دونوں طرف مخالفوں کی گواہی ہے۔یعنی ایک طرف تو دو آریہ ہیں جن کی نسبت میرا بیان ہے کہ ان کو یہ پیشگوئی میں نے سُنائی تھی اور ان میں سے ایک خط لانے کے لئے ڈاک خانہ میں گیا تھا اور دوسری طرف منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ ہیں جو ان دنوں لاہور میں ہیں جنہوں نے میری مخالفت میں اپنی کتاب عصائے موسیٰ شائع کی اور جو کچھ چاہا میری نسبت لکھا۔ ہاں میں اس قدر کہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے ان دو طرفہ گواہوں سے حلفاً پوچھنا چاہئے نہ محض معمولی بیان سے کیونکہ ملاوامل اور شرمپت وہ متعصب آریہ ہیں جنہوں نے میری مخالفت میں اشتہار دیئے اور منشی الٰہی بخش صاحب وہی منشی صاحب ہیں جنہوں نے میری مخالفت میں عصائے موسیٰ تالیف کر کے بہتوں کو دھوکا دیا ہے پس بجز قسم کے چارہ نہیں۔اور یہ پیشگوئی بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہے۔اور یہ بھی معلوم ہے کہ منشی صاحب کی خدمت میں خط بھیجا گیا تھا اور اُن کا مذکورہ بالا جواب آیا تھا۔ اس لئے کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ ہر دو آریہ اس پیشگوئی سے انکار کریں۔ یا منشی الٰہی بخش صاحب خط کے بھیجنے سے انکار کریں اور اگر انکار بھی کریں تو یہ امر تو اب بھی فیصلہ بھی ہو سکتا ہے کہ سرور خان کا ارباب لشکر خان سے کوئی رشتہ ہے یا نہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 260)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تحریک جدید
صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان نشان

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات ہر سو بکھرے پڑے ہیں۔ تحریک جدید بھی ان میں سے ایک ہے جو آپؑ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اس صداقت کا اعلان ہر سال ماہ نومبر میں سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ باآوازِ بلند فرماتے ہیں جسے ساری دُنیا سنتی ہے۔ مورخہ 3 نومبر 2017 کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے 83ویں سال کے اختتام اور 84ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ تحریک جدید کے 83ویں سال یعنی سال 2017 میں احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ قربانی گزشتہ سال کے مقابلہ میں پندرہ لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

الٰہی جماعتوں کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ قربانی کے میدان میں ان کا قدم آگے سے آگے بڑھتا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سال 2006 میں تحریک جدید میں احبابِ جماعت کی قربانی 36 لاکھ 12 ہزار پاؤنڈ تھی جو بڑھ کر آج اللہ کے فضل سے ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈ ہوگئی ہے۔ گویا دس سالوں میں احبابِ جماعت کو تحریک جدید میں ساڑھے تین گنا اضافہ کے ساتھ قربانی کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت، جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی صداقت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ ہر شخص جو اس قربانی میں حصہ لیتا ہے وہ دُنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی صداقت کا نشان دکھانے میں اپنا حصہ ڈالتا ہے۔ تحریک جدید کو شروع ہوئے آج چوراسی سال ہو گئے اور احباب جماعت انتہائی خوشی اور انبساط اور مستقل مزاجی کے ساتھ قربانی کر رہے ہیں۔ چوراسی سال پہلے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو پودا لگایا تھا وہ آج تناور درخت بن چکا ہے۔ یہ رُوحانی درخت بڑے سے بڑا اور گھنے سے گھنا ہوتا جائے گا انشاء اللہ العزیز۔

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے اِسی خطبہ 3 نومبر سے کچھ ایمان افروز ارشادات پیش ہیں۔ آپ نے فرمایا :

”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دُنیا جو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں دولت کماتے ہیں تو جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔“

احمدی اللہ کے فضل سے اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے وعدہ کے مطابق آخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے گا اور صرف آخرت میں نہیں بلکہ دُنیا میں بھی وہ بہت برکتوں سے نوازتا ہے۔ ہاں ایک احمدی کو زیادہ حاصل کرنے کی نیت سے قربانی نہیں کرنی چاہئے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دوہرا اجر دے گا یعنی دُنیا و آخرت دونوں میں اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں :

”بہت سے احمدی ہیں جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث میں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھتے ہیں تو اس بات پر اُن کو یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے والے کے اموال اور نفوس میں برکت کا بھی فرمایا ہے۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔“

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

احمدیوں کی اکثریت اس بات کا اِدراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے......اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ جماعت میں یہ سارا کچھ (خدمتِ انسانیت کے کام۔ناقل) مخلصین کی قربانیوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پر یہ یقین ہے کہ وہ ان کی قربانیوں کو اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی نوازے گا انشاء اللہ۔

پاکستان کو چھوڑ کر دُنیا کے دس سب سے زیادہ قربانی کرنے والے ممالک کی پوزیشن اس طرح ہے۔ (1) جرمنی (2) برطانیہ (3) امریکہ (4) کینیڈا (5) بھارت (6) آسٹریلیا (7) انڈونیشیا (8) مڈل ایسٹ کی ایک جماعت (9) مڈل ایسٹ کی ایک اَور جماعت (10) غانا۔

یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کے احمدیوں کی قربانیوں کا حضور انور نے خاص تذکرہ فرمایا اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا :

”جرمنی میں سو مساجد میں بھی احباب بڑی قربانی کر رہے ہیں۔ خدام انصار لجنہ نے اپنے ذمہ بڑی بڑی رقمیں لی ہوئی ہیں۔ تقریباً تین ملین یورو اس کے لئے جمع کر رہے ہیں۔ اتنے امیر لوگ بھی وہاں نہیں ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذبہ بہت ہے ان میں قربانی کا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بھی وسعت پیدا کرے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔“

ہندوستان میں دس سب سے زیادہ قربانی کرنے والے صوبے اس طرح ہیں۔ (1) کیرالہ (2) کرناٹک (3) جموں کشمیر (4) تلنگانہ (5) تامل ناڈو (6) اڈیشہ (7) پنجاب (8) بنگال (9) دہلی (10) مہاراشٹر۔

قربانی کرنے کے لحاظ سے انڈیا کی دس بڑی جماعتیں اس طرح ہیں۔ (1) کالیکٹ صوبہ کیرالہ (2) پتھاپریم صوبہ کیرالہ (3) قادیان (4) حیدرآباد صوبہ تلنگانہ (5) کولکاتہ صوبہ بنگال (6) بنگلور صوبہ کرناٹک (7) کینانور ٹاؤن صوبہ کیرلہ (8) پینگاڈی صوبہ کیرلہ (9) ماتھوٹم صوبہ کیرلہ (10) کرولائی صوبہ کیرلہ۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے دُنیا کے دس ممالک اس طرح سے ہیں: (1) مڈل ایسٹ کی جماعت (2) مڈل ایسٹ کی ایک اَور جماعت (3) سوئٹزرلینڈ (4) یو.کے (5) امریکہ (6) آسٹریلیا (7) جرمنی (8) سویڈن (9) ناروے (10) کینیڈا۔

آخر پر ہم احبابِ جماعت بھارت کی خدمت میں دردمندانہ گزارش کرتے ہیں کہ تحریک جدید کے نئے سال یعنی 2018 کیلئے بڑھ چڑھ کر اپنا وعدہ لکھوائیں۔ یہ بالکل پکی اور سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی ہرگز کسی نقصان اور خسارے کا باعث نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں دُنیا و آخرت ہر دو جہان میں نوازتا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بھرپور قربانی پیش کر کے بھارت کو جو پاکستان کو چھوڑ کر دس ممالک کی فہرست میں پانچویں نمبر پر ہے اسے چوتھے نمبر پر لانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا حکم فرماتا ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں اور مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرو۔ ذیل میں ہم پوزیشن کے لحاظ سے بھارت کی جماعتوں اور صوبوں کا پانچ سالہ گوشوارہ پیش کرتے ہیں تاکہ احباب اس کا بغور جائزہ لیں اور اپنی اپنی جماعتوں اور صوبوں کی پوزیشن کے لحاظ سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔

پہلی دس جماعتوں کی پوزیشن کا پانچ سالہ گوشوارہ

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
2017	کالیکٹ	پتھاپریم	قادیان	حیدرآباد	کلکتہ	بنگلور	کینانور	پینگاڈی	ماتھوٹم	کرولائی
2016	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	پتھاپریم	قادیان	کنانور	پینگاڈی	دہلی	کلکتہ	سلور
2015	کرولائی	حیدرآباد	کالیکٹ	قادیان	پتھاپریم	کنانور	پینگاڈی	کلکتہ	بنگلور	سلور
2014	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	قادیان	کنانور	پینگاڈی	سولور	کولکاتہ	چنئ	بنگلور
2013	کرولائی	کالیکٹ	حیدرآباد	کنانور	پینگاڈی	قادیان	کولکاتہ	یادگیر	چنئ	ماتھوٹم

پہلے دس صوبوں کی پوزیشن کا پانچ سالہ گوشوارہ

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
2017	کیرالہ	کرناٹک	J&K	تلنگانہ	تاملناڈو	اڈیشہ	پنجاب	بنگال	دہلی	مہاراشٹر
2016	کیرالہ	کرناٹک	اے.پی	تاملناڈو	J&K	اڈیشہ	پنجاب	بنگال	دہلی	مہاراشٹر
2015	کیرالہ	تامل ناڈو	کرناٹک	اے.پی	J&K	اڈیشہ	پنجاب	بنگال	دہلی	مہاراشٹر
2014	کیرالہ	تاملناڈو	کرناٹک	اے.پی	J&K	اڈیشہ	بنگال	پنجاب	دہلی	لکشدیپ
2013	کیرالہ	اے.پی	J&K	کرناٹک	بنگال	اڈیشہ	پنجاب	یوپی	مہاراشٹر	دہلی

سب سے زیادہ چندہ دینے والی جماعتوں میں زیادہ تر جماعتیں کیرالہ کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 نومبر 2013 کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا ”کیرالہ کی جماعتیں ماشاء اللہ کافی ایکٹو (active) ہیں۔“ حضور کے منہ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ یقیناً کیرلہ کی جماعتوں کے لئے ایک اعزاز ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ کرولائی جو کئی سال سے اوّل آ رہی تھی امسال دسویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ کرولائی کا نمبر 1 سے اچانک نمبر 10 پر پہنچ جانا یقیناً ہمارے لئے تعجب انگیز ہے۔ قادیان اللہ کے فضل سے امسال تیسرے نمبر پر ہے جس کی ہمیں اور اہل قادیان کو بہت خوشی ہے۔ گزشتہ سال ہی ہم نے جماعتوں کو آپس میں مقابلہ کرنے اور ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے ضمن میں لکھتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ”اور قادیان کو چاہئے کہ وہ مسیح موعود کی بستی ہونے کے ناتے سب سے آگے نکل جانے کی کوشش کرے۔“ اللہ کے فضل سے قادیان کو نمبر 5 سے نمبر 3 پر آنے کی توفیق ملی۔ ہم پھر یہی کہیں گے کہ قادیان کو مسیح موعود کی بستی ہونے کے ناتے نمبر 1 پر آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پتھاپریم کی جماعت بھی بہت قابل تعریف ہے کہ پچھلے سال یہ چوتھے نمبر پر تھی اور امسال دوسرے نمبر پر ہے۔ اور اسی طرح کالیکٹ کی جماعت بھی خوش قسمت ہے کہ جو دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہوتی تھی آج پہلی پوزیشن پر ہے۔ اور حیدرآباد کیلئے یہ فکر کی بات ہے کہ سال 2015 میں یہ دوسرے نمبر تھا 16ء میں تیسرے نمبر پر آ گیا اور 17ء میں چوتھے نمبر پر۔

ہماری دلی خواہش ہے اور یقیناً یہ سب کی خواہش ہوگی کہ جماعتیں اور صوبے محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر مالی قربانی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یہ بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز مقابلہ ہوگا اور اس طرح تحریک جدید کے مجموعی چندوں میں اضافہ بھی ہوگا اور بھارت کو آگے بڑھنے کی توفیق ملے گی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں، دولت کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مالی قربانی کے بارہ میں بعض نصائح کا تذکرہ)

جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا

دنیا کے مختلف ممالک میں پرانے احمدیوں اور نو احمدیوں کی مالی قربانی اور
اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے ان سے سلوک اور ان کے اموال میں برکت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا بیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ابتدا سے لے کر آج تک مخلصین پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بھی اللہ تعالیٰ کے سلوک اور وعدے کا تجربہ رکھتے ہیں

احمدیوں کی اکثریت اس بات کا اِدراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیل اشاعتِ اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جو کہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ جامعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس وقت ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، نارتھ امریکہ میں بھی، انڈونیشیا میں بھی جامعات کا قیام عمل میں آچکا ہے جہاں سے مربیان اور مبلغین فارغ ہو کر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں تو ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا کہ مخلوق کی ہمدردی بھی جزو ایمان ہے۔ اس ہمدردی کے تحت ہسپتالوں، سکولوں کا قیام اور اس کے علاوہ بھی جماعت میں امداد کا نظام ہے اور یہ سارا کچھ بھی مخلصین کی قربانیوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے

تحریک جدید کے چوراسیویں (84) سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال میں تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی

پاکستان کے علاوہ باقی دنیا میں جماعت جرمنی نمبر ایک پر، برطانیہ دوسرے نمبر پر اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہی

تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ کی بہت گنجائش ابھی باقی ہے، افراد جماعت اور انتظامیہ کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید

مختلف پہلوؤں سے ممالک اور جماعتوں کی مالی قربانی کا جائزہ

کچھ عرصہ قبل مسجد بیت الفتوح کمپلیکس میں آگ لگنے سے عمارت کو جو نقصان ہوا اس کی تعمیر نَو کیلئے یُو کے کی جماعت کے افراد اور دُنیا بھر کے مخیّر حضرات کو مالی قربانی کی تحریک

تین سال کے عرصہ میں اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں، لیکن کم از کم تیسرا حصّہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر لیں

مکرم عادل حمودنا خوذہ صاحب آف یمن کی وفات، مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3؍نومبر 2017ء بمطابق 3؍نبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ (آل عمران:93) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا ہے جسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والے مومنین نے ہی بہتر رنگ میں سمجھا ہے۔ اس کا سب سے بڑھ کر اظہار تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا جنہوں نے اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت دین کے لئے قربان کیا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ''اَلْبِرّ'' کی حقیقت کو سمجھا۔ یعنی نیکی کے اس معیار کو سمجھا اور حاصل کرنے کی کوشش کی جو نیکیوں کا اعلیٰ ترین معیار تھا۔ جو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو اخلاق کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو مالی قربانی کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا اعلیٰ معیار تھا۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرا ایک باغ ہے جو بیرحاء کے نام سے جانا جاتا ہے اور مسجد نبوی کے قریب ہی وہ باغ تھا۔ انہوں نے عرض کی کہ مجھے اپنی جائیدادوں میں سے سب سے زیادہ پیارا یہی باغ ہے۔ آج مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب لن تنالوا البر ...... الخ حدیث 4554)

تو یہ معیار تھے صحابہ کے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیوں کا سب سے زیادہ اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو ماننے والوں کو ہی ہے اور اس کا سب سے زیادہ عملی اظہار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی کرتے ہیں۔ آج دنیا تو مال و دولت سمیٹنے کی دوڑ میں لگی ہوئی ہے۔ احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو پیسہ کماتے ہیں دولت کماتے ہیں اور جب انہیں مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ اپنا مال پیش کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس مسلسل تربیت کا نتیجہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری فرمائی ہے۔ مختلف موقعوں پر مختلف پیرائے میں اور مختلف نصائح کے ساتھ آپ نے ہمیں قربانیوں کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ ایک موقع پر مالی قربانی کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے‘‘۔ (حقوق العباد ادا کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ حق العباد کے لئے اس کا بہت بڑا حصہ، اس کی ضرورت مال کی ضرورت ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ’’اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔‘‘ (حقوق العباد بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔ مضبوط نہیں ہوتا۔ پکا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔‘‘ (دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے) ’’اور اس آیت میں، لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔‘‘ (یعنی وہ کسوٹی ہے جس سے تقویٰ کو پرکھا جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (دین کیلئے) ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 95 تا 96، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ اعلیٰ ترین معیار ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا اور آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمایا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر گھر کا کُل سامان لے کر آ گئے۔ حضرت عمر گھر کا نصف سامان لے کر آ گئے اور اسی طرح باقی صحابہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے رہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 95، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور یہی وہ روح اور معیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ مثالیں دے کر ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بہت سے احمدی ہیں جو قربانیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ قرآن اور حدیث میں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پڑھتے ہیں تو اس بات پر ان کو یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے اموال اور نفوس میں برکت کا بھی فرمایا ہے۔ جب انسان اپنی پیاری ترین چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اس کو بڑھا کر دیتا ہوں اور سات سو گنا تک بھی دے سکتا ہوں اور اس سے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ تو جب احمدی یہ قربانی کرتے ہیں اور جب احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق خرچ کرتے ہیں تو ان کو یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر دے گا اور ہمارے سے بھی یہ سلوک کرے گا۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ’’جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے‘‘۔ یہ بڑی ضروری چیز یاد رکھنے والی ہے۔ دھوکے سے کمائی ہوئی کمائی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ پاک کمائی قبول کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ ’’جس نے پاک کمائی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا (چاہے وہ کھجور کے برابر ہی کمائی ہو) اور اسے بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’جیسے تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور اسے بڑا جانور بنا دیتا ہے۔‘‘

(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب......الخ حدیث 1410)

اب اس زمانے میں جب ہم یہ پڑھتے ہیں یہ باتیں سنتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتے ہیں تو یہ کوئی پرانے قصے کہانیاں نہیں ہیں۔ بلکہ آج بھی قربانیاں کرنے والوں کو ذاتی تجربات ہوتے ہیں اور پھر جو وہ قربانیاں کرتے ہیں تو یہ بات ان کے وسائل میں بھی وسعت پیدا کرتی ہے اور ان کے ایمان میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ چنانچہ چند ایک واقعات مَیں بیان کرتا ہوں۔

کیمرون افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ وہاں کے ایک معلم ابوبکر صاحب ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی نے جو پچھلے سال بیروزگار تھے۔ عبداللہ ان کا نام ہے اور اتنے برے حالات تھے کہ اپنے فیملی کو سنبھالنا بھی ان کے لئے مشکل تھا۔ اس حالت میں وہ ایک دن نماز جمعہ پہ آئے۔ نماز جمعہ کے بعد جب سیکرٹری صاحب نے تحریک جدید کے لئے اعلان کیا تو عبداللہ صاحب کے پاس جیب میں دس ہزار فرانک سیفا تھے انہوں نے اعلان سنتے ہی ساری رقم تحریک جدید کے لئے دے دی۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ سینٹر میں آئے تو کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ نے میرا چندہ قبول کر لیا اور ایک ہفتے کے اندر ایک پرائیویٹ کمپنی نے مجھے کام دیا ہے اور میری تنخواہ ایک لاکھ فرانک سیفا مقرر ہوئی ہے جو میرے چندے سے دس گنا زیادہ ہے اور ہر ماہ مجھے ملے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہتے ہیں کہ اس لئے اب مَیں پہلے ماہ کی تنخواہ بھی جماعت کو چندہ میں دیتا ہوں۔ اب یہ غریب لوگ ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح ان تجربات سے گزارتا ہے۔ کس طرح برکات سے نوازتا ہے۔ ایک اور مثال بھی ہے۔

کانگو برازاویل میں ایک نومبایع احمدی داؤد صاحب ہیں۔ یہ بھی افریقہ کا ملک ہے۔ ان کے تنگ مالی حالات کے پیش نظر ان کو کہا گیا کہ کم از کم ہر جمعہ احمدیہ مسجد میں ادا کرنے آیا کریں۔ جب وہ جمعہ پر باقاعدہ ہوئے تو پھر ایک دن جمعہ کے بعد انہیں علیحدہ ملاقات میں مالی قربانی کی اہمیت کا بتایا اور کہا کہ جو کچھ بھی خدا تعالیٰ آپ کو دے اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور اس کی راہ میں دیں۔ جو کچھ آپ خدا کی راہ میں دیں گے وہ اس سے بڑھ کر لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے پاک کمائی اگر ادا کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے تو تمہیں لوٹاؤں گا۔ ان کو یہ کہا گیا کہ اس طرح آپ کے تنگ مالی حالات فراخی میں بدل جائیں گے۔ یہ کہہ کر وہ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان کو واپسی کا کرایہ بھی دیا اور رخصت کر دیا۔ ایک ہفتے کے بعد جمعہ کے لئے آئے تو جمعہ کے بعد بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ نے گزشتہ جمعہ کو چندوں کی جو تحریک کی تھی تو مسجد سے جانے سے قبل مَیں نے سو فرانک سیفا چندے کی مدّ میں ادا کئے تھے۔ چندہ دینے کے بعد میں جیسے ہی گھر پہنچا تو ایک پڑوسی دوست جنہوں نے کچھ مہینوں سے تھوڑی سی جلانے والی لکڑی ہمارے صحن میں رکھی ہوئی تھی وہ اچانک لکڑی لینے کے لئے آ گئے اور جاتے ہوئے چار ہزار فرانک سیفا میرے ہاتھ میں تھما گئے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ ابھی تو میں چندہ دے کر گھر پہنچا ہی تھا تو ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے چالیس گنا بڑھا کر عطا کر دیا۔

اسی طرح تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک نومبایع عبیدکُوئی صاحب بیان کرتے ہیں کہ راجگیری میرا پیشہ ہے اور عرصہ پانچ مہینے سے کوئی خاص کام نہیں مل رہا تھا۔ بڑے مشکل حالات تھے۔ بیوی بچے بھی مشکل سے رہ رہے تھے۔ بڑا مشکل سے گزارہ ہو رہا تھا۔ ایک دن معلم نے چندہ کی تحریک کی۔ کہتے ہیں اس وقت مجھے اور زیادہ پریشانی ہوئی کیونکہ جو رقم میرے پاس تھی وہ صرف اتنی تھی کہ اس دن کے لئے بیوی بچوں کا بندوبست ہو سکتا تھا۔ جب معلم صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے سے اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے تو مَیں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم چندے میں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس کے بعد مجھے یہ خیال آیا کہ آج میرے بچے کیا کھائیں گے؟ میں یہی سوچ رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر گزری تھی کہ مجھے یہ پیغام ملا کہ کہیں پر تعمیر کا کام ہو رہا ہے مَیں فوراً وہاں جا کر پیمائش وغیرہ کر لوں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اجرت کے طور پر ایڈوانس میں کچھ رقم بھی دی گئی۔ میں بڑا حیران ہوا کہ پانچ ماہ سے مَیں مشکل میں دوچار تھا اور جونہی اللہ کی راہ میں دیا اس کی طرف سے برکتوں کے دروازے کھل گئے۔ چنانچہ اس دن سے جب میں نے اللہ کی راہ میں دیا۔ میرے حالات اب بدل گئے ہیں۔ اب کبھی میں چندہ ترک نہیں کروں گا۔ یہ نومبایعین کو بھی اللہ تعالیٰ ان تجربات سے گزارتا ہے۔

مالی افریقہ کا ایک اَور ملک ہے۔ وہاں ایک صاحب لاسینا (Lassina) صاحب ہیں۔ ان کو تین چار سال پہلے بیعت کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی معمولی آمد سے پانچ سو فرانک سیفا چندہ دے دیا اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اور چندہ جات کی ادائیگی سے پہلے کاروبار ٹھیک نہیں تھا۔ لیکن چندے کی برکت سے کاروبار میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی ہے اور اب اللہ کے فضل سے وہ موصی بھی ہیں (پہلے انہوں نے تحریک جدید میں پانچ سو چندہ دیا تھا) اور اب اِس وقت وہ پانچ سو کی بجائے پینتیس ہزار فرانک سیفا ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں اور ان کے غیر احمدی دوست ان کے کاروبار میں اضافہ کو دیکھ کے سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت ان کی مالی مدد کر رہی ہے۔

فرانس سے ایک نومبایع حمزہ صاحب لکھتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد جب مجھے جماعت میں چندے کے نظام کا پتا چلا تو اس وقت میرے مالی حالات بہت کمزور تھے۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے۔ مجھے بعض احمدی دوستوں نے بتایا کہ چندے میں بڑی برکت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیتا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ میرے پاس ساٹھ یورو تھے۔ میں نے سوچا کہ اللہ کی راہ میں چندہ دیتا ہوں۔ باقی جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ کہتے ہیں ابھی چندہ دیئے ہوئے چند دن ہی گزرے تھے کہ میری بینک سٹیٹمنٹ گھر پر آئی تو میں نے دیکھا کہ میرے اکاؤنٹ میں کہیں سے چھ سو یورو آئے ہوئے ہیں۔ پتا کرنے پر معلوم ہوا کہ حکومت نے میرے چھ سو یورو دینے تھے جو پہلے ان کے ریکارڈ میں نہیں تھے۔ اس طرح جو رقم میں نے چندے میں دی تھی اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا کر مجھے واپس کر دی جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ احمد ثانی صاحب Dodoma ریجن سے تعلق رکھتے ہیں اور موصی بھی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ہیں۔انہوں نے اپنا وعدہ پچاس ہزار شلنگ لکھوایا ہوا تھا جو بہت پہلے پورا ادا کر دیا تھا۔پھر گزشتہ ماہ انہوں نے خواب میں مجھے دیکھا کہ مَیں ان کے گھر گیا ہوں اور میں نے ان سے پوچھا کہ زمین سے سونا نکالنے کا کام آپ کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی حضور۔لیکن یہ کام ٹھیک نہیں چل رہا۔کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی کہیں سے یہ آواز آئی کہ تحریک جدید کا چندہ بڑھاؤ۔ثانی صاحب جو ہیں یہ حکمت کا، دیسی دوائیوں کا بھی کام کرتے ہیں۔بڑے ماہر ہیں۔تو یہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیر معمولی برکت ڈالی اور گزشتہ ایک ماہ سے دور دور سے ان کے پاس مریض آنے لگے اور آمد میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا اور کہتے ہیں اس خواب کے بعد گزشتہ ایک ماہ میں انہوں نے مزید چار لاکھ ستائیس ہزار شلنگ سے زیادہ تحریک جدید کا چندہ ادا کیا اور اپنے ریجن میں اب وہ سب سے زیادہ چندہ ادا کرنے والے ہیں۔

انڈیا بنگلور کے ایک مخلص نوجوان بے روزگار تھے اور نوکری نہ ہونے کی وجہ سے گھر کی ماہوار قسط بھی ادا نہیں کر سک رہے تھے۔تحریک جدید کے انسپکٹر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں ان کے گھر گیا لیکن جب سیکرٹری نے مجھے ان کے حالات بتائے تو میں خاموش ہو گیا اور کوئی بات نہیں کی۔لیکن موصوف نے خود ہی مجھے پوچھا آپ مجھے کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔اس پر میں نے کہا کہ مجھے پہلے آپ کے حالات کا پوری طرح علم نہیں تھا تو آپ سے ایک لاکھ روپیہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ لینے کا ارادہ تھا لیکن اب آپ کے حالات کا پتا لگا ہے تو مَیں خاموش ہو گیا۔آپ اپنی استطاعت کے مطابق جو چاہیں لکھوا دیں۔اس پر موصوف نے کہا کہ آپ ایک لاکھ روپے کا وعدہ لکھ لیں اور کہتے ہیں مَیں بہر حال اللہ پر توکّل کرتا ہوں انشاء اللہ ادائیگی بھی ہو جائے گی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔دوبارہ ان کو ملازمت مل گئی اور بہت اعلیٰ ملازمت ملی اور انہوں نے پچھلے سال کا بھی اور اس سال کا بھی، دو سال کا وعدہ بھی ادا کر دیا۔

مایوٹی ایک آئی لینڈ ہے وہاں کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہ بڑا غریب ملک ہے۔بہت مشکل سے لوگ اپنے گھر کی سبزیاں وغیرہ بیچ کر گزارہ کرتے ہیں۔ایک احمدی دوست رابیوں (Rabion) صاحب ایک موٹر سائیکل کی دکان میں کام کرتے ہیں اور سب سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔وہ بتاتے ہیں کہ عجیب سلسلہ ہے مَیں جتنا چندہ ادا کرتا ہوں اور مہینے کے آخر پر دوگنی رقم واپس مل جاتی ہے۔کہتے ہیں کہ ایک دن ان کی اہلیہ نے کہا کہ آپ اتنا زیادہ چندہ کیوں ادا کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ یہ چندہ مجھے دوگنا کر کے واپس کر دیتا ہے۔اس لئے میں دیتا بھی ہوں۔پھر انہوں نے اپنی اہلیہ کے سامنے ہی ایک رقم چندے میں ادا کی۔کہنے لگے کہ دیکھ لینا اللہ تعالیٰ مجھے یہ رقم ضرور واپس کر دے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مہینہ کے آخر میں دوکان کے مالک نے اپنے تمام ملازمین کو بونس دیا اور جو رقم انہیں بونس میں ملی وہ چندے کی رقم سے زیادہ تھی۔موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

کینیڈا سے امیر صاحب نے لکھا کہ لجنہ کی سیکرٹری تحریک جدید نے دورہ کے دوران بہنوں کو بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جب تحریک کی تھی تو اس وقت ابتدا میں کہا تھا کہ اپنی تنخواہ آدھی یا پوری تحریک جدید میں پیش کرو تو وہ کہتی ہیں کہ ایک بہن جو پارٹ ٹائم جاب کرتی تھیں لیکن ان کی شدید خواہش تھی کہ مجھے پورا جاب ملے اور میں پوری تنخواہ ادا کروں۔چنانچہ ان کو فُل ٹائم جاب مل گیا جس کی پانچ ہزار ڈالر تنخواہ مقرر ہوئی جو انہوں نے تحریک جدید میں پیش کر دی۔اسی طرح اَور بہت ساری مثالیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ابتدا سے لے کر آج تک مخلصین پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بہت سارے نومبایعین بھی اللہ تعالیٰ کے سلوک اور وعدے کا تجربہ رکھتے ہیں۔ان کی قربانیوں کے واقعات میں نے سنائے اور اس زمانے میں خاص طور پر مالی قربانیوں کا مضمون بھی جماعت احمدیہ کا ہی ایک خاص امتیاز ہے۔احمدیوں کی اکثریت اس بات کا اِدراک رکھتی ہے کہ یہ زمانہ جو تکمیلِ اشاعتِ اسلام کا زمانہ ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے جو کہ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت اور ترجمہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت اور جماعت کے لٹریچر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔مساجد کی تعمیر کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔مشن ہاؤسز کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔جامعات کے قیام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔اس وقت ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، نارتھ امریکہ میں بھی، انڈونیشیا میں بھی جامعات کا قیام عمل میں آچکا ہے جہاں سے مربیان اور مبلغین فارغ ہو کر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔جب یہ ساری چیزیں احمدیوں کے علم میں آتی ہیں تو ان کو پتا ہے کہ اس کے لئے مالی قربانی کی بھی ضرورت ہے اور پھر وہ مالی قربانی کرتے ہیں۔اسی طرح جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا کہ مخلوق کی ہمدردی بھی جزو ایمان ہے۔اس ہمدردی کے تحت ہسپتالوں، سکولوں کا قیام اور اس کے علاوہ بھی جماعت میں امداد کا نظام ہے۔اور یہ سارا کچھ بھی مخلصین کی قربانیوں کے ذریعہ سے ہی ہو رہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ پر یہ یقین ہے کہ وہ ان کی قربانیوں کو اس دنیا میں بھی نوازتا ہے اور اگلے جہان میں بھی نوازے گا۔انشاء اللہ۔اگر کہیں کمی ہے تو بعض دفعہ یہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے لوگوں کو توجہ نہیں دلائی جاتی۔اگر اس کے لئے توجہ دلائی جاتی رہے تو لوگوں کو توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ایک دفعہ توجہ دلانے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ:

’’یہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ اکثر لوگوں کو اب تک کہا بھی نہیں جاتا کہ ہمارے سلسلے کے لئے کسی چندے کی ضرورت ہے‘‘۔آپ فرماتے ہیں ’’بہت سے لوگ ہیں رو رو کر بیعت کر کے جاتے ہیں۔اگر ان کو کہا جاوے تو ضرور وہ چندہ دیویں مگر ترغیب دینا ضروری ہے‘‘۔آپ نے فرمایا کہ ’’ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندے میں شامل کرو‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 41 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) (اور ایک دوسرے کو تحریک کرو۔) اور یہ بات آج بھی جیسا کہ میں نے کہا بالکل درست ہے۔جب توجہ دلائی جائے تو پھر لوگوں کی توجہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اب جب میں نے کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید کی تعداد بڑھائیں تو توجہ دلانے پر تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔اور احمدی بچوں میں بھی قربانی کا ایک جوش اور جذبہ نظر آتا ہے۔

چنانچہ نکورو۔کینیا سے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ابوبکر کیبی صاحب جو اس وقت وہاں کے صدر جماعت ہیں اور کینیا ڈیفنس فورسز میں بطور سارجنٹ کام کرتے ہیں۔یہ بہت مخلص احمدی ہیں۔باوجود مسجد سے دور کینٹ ایریا میں رہنے کے باقاعدگی سے لمبا سفر طے کر کے جمعہ کی نماز پہ ضرور حاضر ہوتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ساتھ اپنی تین بیٹیوں کو بھی لے کر آئیں اور لاتے ہیں۔کینٹ میں اپنے گھر میں خاص طور پر ایم ٹی اے کی ڈش لگوائی ہوئی ہے۔خود بھی اور اپنے ساتھ کام کرنے والے فوجیوں کو بھی اکثر ایم ٹی اے کے پروگرام دکھاتے رہتے ہیں۔کہتے ہیں کہ میں کچھ عرصہ سے ہر خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت کو اجاگر کر رہا تھا۔چند روز قبل جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے مربی صاحب سے بیان کیا کہ میری بچیاں بھی یہ خطبہ سنتی ہیں اور دوران ماہ ایک مہمان ان کے گھر آئے اور واپس جاتے ہوئے میری چھوٹی بیٹی سمیرا، جس کی عمر ابھی صرف پانچ سال ہے، اس کے ہاتھ میں پچیس شلنگ پکڑا دیئے۔جب مہمان چلا گیا تو یہ بچی اپنے باپ کے پاس آئی اور بیس شلنگ مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری طرف سے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دیں اور باقی پانچ شلنگ کی مَیں کچھ کھانے کی چیزیں لے لوں گی۔

پھر لائبیریا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کی وصولی کے دوران ہم ایک جماعت ماگیما (Magima) میں ایک گھر پہنچے۔انہیں بتایا کہ تحریک جدید کیا چیز ہے اور اس میں سب بچے بھی اور بڑے بھی شامل ہو سکتے ہیں۔جو آپ کی استطاعت ہو اس کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔اس گھر میں ایک چھوٹی سی بچی تھی جس کی عمر چھ سات سال ہوگی۔اس کا نام بنتو سماویرا (Binto Samawera) ہے وہ ٹوکری میں چھوٹی چھوٹی چیزیں بیچ رہی تھی۔ہماری باتیں سن کر اس نے کہا کہ بچے بھی بیشک تھوڑے پیسے دے کر اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟۔تو ہم نے کہا کہ ہاں بچے شامل ہوتے ہیں۔یہ سن کر وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی اور بیس لائبیرین ڈالر لے کر آئی اور کہا کہ میرے پاس تو یہی ہیں۔مجھے بھی شامل کر لیں۔چنانچہ اس کے اس معصومانہ فعل پر اس کے والدین نے بھی چندہ ادا کر دیا۔

پس یہ قربانی کی مثالیں صرف احمدی کا ہی خاصہ ہیں۔چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے ہوں۔اور دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والے ہوں۔بچوں کی قربانیاں حقیقت میں نیک فطرت کی آواز ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ قیامت تک جماعت میں ایسے بچے اور بڑے پیدا ہوتے رہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں کرنے کا جوش اور جذبہ رکھنے والے ہوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔

جیسا کہ نومبر میں تحریک جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔آج میں تحریک جدید کے چوراسویں (84) سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی پیش کروں گا۔تحریک جدید کا تراسیواں (83) سال ختم ہوا اور چوراسیواں (84) سال جیسا کہ میں نے کہا ہے یکم نومبر سے شروع ہوا ہے۔اور جو رپورٹس اب تک آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں جماعت کو ایک کروڑ پچیس لاکھ اسّی ہزار پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔الحمد للہ۔یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابل پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پندرہ لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے پاکستان کو نکال کر جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔جرمنی میں سو مساجد میں بھی احباب بڑی قربانی کر رہے ہیں۔خدام، انصار، لجنہ نے اپنے ذمہ بڑی بڑی رقمیں لی ہوئی ہیں۔تقریباً تین ملین یورو تو اس کے لئے جمع کر رہے ہیں۔اتنے امیر لوگ بھی وہاں نہیں ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں قربانی کا جذبہ بہت ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بھی وسعت پیدا کرے اور

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ نمبر دو برطانیہ ہے۔ نمبر تین امریکہ۔ نمبر چار کینیڈا۔ نمبر پانچ بھارت۔ نمبر چھ آسٹریلیا۔ نمبر سات انڈونیشیا۔ اور آٹھ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور اسی طرح نو بھی مڈل ایسٹ کی جماعت ہے۔ دسویں نمبر پر غانا ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے بھی پہلے اور دوسرے نمبر پر تو مڈل ایسٹ کی جماعتیں ہیں، پھر سوئٹزرلینڈ ہے، پھر یو۔کے ہے۔ لیکن یُوکے (UK) میں شامل ہونے والوں کی جو تعداد ہے وہ اس تعداد سے بہت کم ہے جو اُن کے جلسے میں شامل ہوتی ہے حالانکہ جلسے میں بھی پوری تعداد شامل نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب ہے اس طرف صحیح طرح پوری توجہ نہیں دی جا رہی۔ پھر پانچویں نمبر پر امریکہ ہے۔ چھٹے نمبر پر آسٹریلیا، ساتویں نمبر پر جرمنی اور جرمنی کی شامل ہونے والوں کی جو تعداد ہے وہ اس تعداد سے کافی قریب ہے جو اُن کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہاں سیکرٹری تحریک جدید نے اور متعلقہ سیکرٹریان نے بھی شامل کرنے کے لئے اچھی کوشش کی ہے۔ اور آٹھویں نمبر پر سویڈن۔ پھر ناروے ہے۔ اور پھر کینیڈا ہے۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں یہ ہیں: غانا ہے، نائیجیریا ہے، پھر مالی ہے، نمبر چار کیمرون ہے، پھر لائبیریا ہے اور پھر بینن ہے۔

شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد جس پر میں نے چند سال سے کہا تھا کہ زیادہ زور دیا جائے۔ رقم جمع ہو ہی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر ایک سے چندہ وصول کیا جانا چاہئے چاہے ایک پیسہ ہی کوئی دے۔ جس طرح قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے اسی طرح ایک ایک پیسہ سے بھی کافی رقم اکٹھی ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 40 حاشیہ، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو بہرحال مَیں نے شاملین کی تعداد بڑھانے کے لئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو شامل ہوئے اس سال یہ تعداد سولہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور اس سال اللہ کے فضل سے دو لاکھ نئے شاملین کا اضافہ ہوا ہے اور اس میں افریقن ممالک میں اضافہ کرنے والوں میں نائیجیریا سب سے اوپر ہے جہاں ستاون ہزار کی تعداد میں نئے لوگ چندے کے نظام میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد کیمرون ہے یہاں تیئس ہزار شامل ہوئے۔ پھر بینن ہے اور آئیوری کوسٹ۔ نائیجر۔ گنی کناکری۔ مالی۔ گنی بساؤ۔ گیمبیا۔ سینیگال۔ برکینا فاسو قابل ذکر ہیں اور علاوہ افریقہ کے باہر کی جماعتوں میں انڈونیشیا نمبر ایک ہے۔ پھر جرمنی ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔ پھر بھارت۔ پھر امریکہ اور کینیڈا۔ ان کے شاملین میں اضافہ ہوا ہے۔ بہرحال شاملین میں اضافے کی ابھی کافی گنجائش ہے اور اس طرف جماعتوں کو توجہ دینی چاہئے۔

پاکستان میں وہاں کی امارتوں کا تھوڑا سا نظام بدلا ہے۔ اس لئے ضلع کی بجائے جو پہلی شہری جماعتوں کی قربانی کا چارٹ پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ربوہ نمبر ایک ہے، پھر اسلام آباد ہے، پھر لاہور ٹاؤن شپ ہے، پھر عزیز آباد کراچی ہے، پھر دہلی گیٹ لاہور ہے، پھر راولپنڈی شہر ہے، پھر ملتان، پشاور، کوئٹہ اور گوجرانوالہ۔

ضلعی سطح پر پاکستان میں جو زیادہ قربانی کرنے والے ضلعے ہیں وہ سرگودھا، فیصل آباد، عمرکوٹ نمبر تین، گجرات نمبر چار، نارووال پانچ، حیدرآباد چھ، میرپور خاص سات، بہاولپور اور اوکاڑہ آٹھ، یہ دونوں برابر ہیں، ٹوبہ ٹیک سنگھ نو اور کوٹلی آزاد کشمیر دس۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں نوئس نمبر ایک، پھر روئیڈر مارک، پھر وائن گارٹن، پھر نیڈا، پھر پنےّ برگ، پھر مہدی آباد، پھر ہائیڈل برگ، پھر لمبرگ پھر کیل اور فلورزہائم اور ان کی جو دس بڑی امارتیں ہیں وہ ہیمبرگ، فرینکفرٹ، موئرفیلڈن، گراس گراؤ، ویزبادن، ڈِٹسن باخ، من ہائم اور ریڈشٹڈ، ڈارم شٹڈ اور اوفن باخ۔

برطانیہ کی ادائیگی کے لحاظ سے دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک مسجد فضل، نمبر دو ووسٹر پارک، نمبر تین برمنگھم ساؤتھ، پھر بریڈ فورڈ نارتھ، پھر پٹنی، پھر گلاسگو، پھر اسلام آباد، پھر نیو مالڈن، پھر جلنگھم، پھر سکنتھورپ۔

اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے جو ریجنز ہیں: وہ ساؤتھ ویسٹ نمبر ایک ہے، پھر نارتھ ایسٹ نمبر دو، اسلام آباد نمبر تین، مڈلینڈز نمبر چار، سکاٹ لینڈ نمبر پانچ۔

امریکہ کی جماعتیں سیلیکون ویلی نمبر ایک۔ پھر اوش کوش (Oshkosh) نمبر دو، سیئٹل (Seattle) نمبر تین، ڈیٹرائٹ چار، یارک پانچ، لاس اینجلز ایسٹ چھ، سلور سپرنگز، سنٹرل جرسی، شکاگو ساؤتھ ویسٹ، اٹلانٹا، لاس اینجلیز اِن لینڈ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات میں وان نمبر ایک، پھر پیس ویلیج، بریمپٹن، وینکوور اور مسی ساگا۔

انڈیا کے صوبہ جات میں کیرالہ، کرناٹک، نمبر تین جموں کشمیر، نمبر چار تلنگانہ، پانچ تامل ناڈو، چھ اڈیشہ، سات پنجاب، آٹھ بنگال، نو دہلی اور دس مہاراشٹر ہیں۔

دس بڑی جماعتیں جو ہیں: ان میں پہلے نمبر پر کالی کٹ (کیرالہ)، پتھہ پیریم (کیرالہ)، پھر نمبر تین قادیان، نمبر چار حیدرآباد، نمبر پانچ کلکتہ، نمبر چھ بنگلور، پھر کینانور ٹاؤن، پھر پینگاڈی، پھر ماتھوٹم، پھر کیرولائی۔

آسٹریلیا کی دس جماعتوں میں سے نمبر ایک کاسل ہِل، میلبرن، بیَروِک، Act کینزا، مارزڈن پارک، برزبین، لوگن، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پلمپٹن، میلبرن لانگ وارِن، پیرِتھ، میلبرن ایسٹ۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

اس کے بعد مَیں مختصراً ایک اَور تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں جو یُوکے (UK) کے لئے عمومی ہے اور دنیا کے جو مخیّر حضرات ہیں، جو صاحب حیثیت ہیں ان کے لئے ہے۔ اور وہ مسجد بیت الفتوح کے اس جلے ہوئے حصہ کی تعمیر نو کے لئے ہے۔ تقریباً دو سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے جب مسجد کے ایک حصّہ کو آگ لگی تھی۔ آجکل کچھ سالوں سے 1984ء سے خلافت کے یہاں قیام کی وجہ سے دنیا سے افراد بھی یہاں آتے ہیں۔ ان کی رہائش اور پھر مختلف فنکشنز ہوتے ہیں۔ اب تو ویسے بھی دنیا کے ملکوں کے ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعتوں کے بھی بڑے بڑے وفود سارا سال آتے رہتے ہیں۔ ان کی رہائش وغیرہ کا بھی مسئلہ رہتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ملحق ہال اور کمرے ہوتے تھے پہلے وہاں انتظام ہو جاتا تھا۔ جلنے کے بعد اب اس میں کافی تنگی پیدا ہو رہی ہے اور اس کی تعمیرِ نَو کا منصوبہ تو بنا لیا گیا ہے۔ کافی بڑا منصوبہ ہے۔ جگہ تو تھوڑی سی زیادہ ہے لیکن بہرحال منصوبہ بڑا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اس مسجد کے منصوبے کی تحریک کی تھی تو شروع میں پانچ ملین کی آپ کی تحریک تھی۔ بعد میں مسجد کے مین (Main) حصے کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسری جگہوں پہ خرچ زیادہ ہو گیا تھا تو پھر پانچ ملین کی اور تحریک آپ کو کرنی پڑی۔ اس کے بعد بھی مختلف کام آہستہ آہستہ ہوتے رہے جو جماعت اپنے بجٹ میں سے خرچ کرتی رہی اور کافی حد تک مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال جو بھی ہوا یہ حادثہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی۔ وہ آگ لگ گئی اور یہ کافی بڑا حصہ جل گیا تو اس کا جو نیا منصوبہ بنایا گیا ہے اس میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم خرچ ہوگی۔ گیارہ ملین کے قریب جس میں سے نصف کے قریب تو موجود ہے جو انشورنس وغیرہ سے ملی ہے یا دوسرے لوگوں نے بعض چندے دیئے ہیں۔ نصف سے زائد کی تقریباً ضرورت پڑے گی اور اس کے لئے بہرحال احباب نے ہی قربانی کرنی ہے جس طرح ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔

مسجد بیت الفتوح کو اس وقت جب وہ سارا حصہ مکمل تھا طرز تعمیر کے لحاظ سے اور خوبصورتی کے لحاظ سے اور بڑی عمارت کے لحاظ سے یورپ کی جو پچاس بڑی عمارتیں ہیں ان کی لسٹ میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب یہ منصوبہ دیا تھا تو یہ بھی اعلان فرمایا تھا اور اس کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ مجھے امید ہے یورپ کی یہ سب سے بڑی مسجد ہوگی بلکہ اور کوئی مسجد اس سے بڑی نہیں ہوگی۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ سات آٹھ ہزار لوگ جس میں آسکیں تو ہماری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ لیکن مسجد کی جو گنجائش تھی اس میں ہالوں سمیت دس ہزار کے قریب لوگ سما سکتے تھے۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل، مورخہ 7 تا 13/ اپریل 1995ء، صفحہ 5 تا 6، مورخہ 23 تا 29/ مارچ 2001ء، صفحہ 6)

لیکن وہ گنجائش بھی دو تین سال کے بعد ہی کم ہو گئی۔ پھر یہاں انتظامیہ کو اعلان کرنا پڑتا تھا کہ دوسری جماعتوں کے لوگ یہاں عید کی نماز پڑھنے نہ آئیں۔ اپنے علاقوں میں پڑھیں۔ لیکن اس کے باوجود جیسا کہ احباب کو پتا ہے کہ ہمیں پارک میں علیحدہ مارکی لگانی پڑتی تھی اور عید کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال ضرورت تو ہے اور جس حد تک ہم اس کو بہتر اور بڑا کر کے بنا سکتے ہیں ہمیں بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جن کو پہلے اس کی تعمیر میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا انہیں تو ضرور کوشش کر کے حصہ لینا چاہئے کیونکہ یہ یوکے (UK) جماعت کا منصوبہ ہے اس لئے عمومی طور پر تو جیسا کہ مَیں نے کہا یُوکے (UK) کے احمدیوں کا ہی کام ہے، جماعت کا ہی کام ہے۔ انہیں اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور باہر کی دنیا کے بھی مخیّر احباب جو ہیں اس میں حصہ لیں۔ ذیلی تنظیموں کو بھی ذیلی تنظیموں کی حیثیت سے، جماعتوں کو جماعتوں کی حیثیت سے، بڑی بڑی جماعتیں جو ہیں انہیں حصہ لینا چاہئے کیونکہ سارا سال ہی اب تو یہاں باہر سے مہمان آتے ہیں اور یُوکے (UK) جماعت ہر مہینے ان کی مہمان نوازی بھی کرتی ہے بلکہ یہ تعداد اب تو ہزاروں میں ہو گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

’’عالمگیر کے زمانے میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے دوڑے بادشاہ سلامت کے پاس پہنچے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

اورعرض کی کہ مسجد کوتو آگ لگ گئی۔اس خبرکوسن کر بادشاہ فوراً سجدہ میں گرااور شکر کیا۔حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون سا وقت شکر گزاری کا ہے کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔تو بادشاہ نے کہا کہ مَیں مُدت سے سوچتا تھا اور آہِ سرد بھرتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اوراس عمارت کے ذریعہ سے ہزار ہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا۔لیکن چاروں طرف سے مَیں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کسی طرح ہو جائے۔سو آج خدا تعالیٰ نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ۔'' (ملفوظات،جلد 1،صفحہ 387،ایڈیشن 1985ءمطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ میں نے کہا جو پہلے اس قربانی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں ضرور حصہ لینا چاہئے۔اپنی رقم کے جو بھی وعدے کریں تین سال کے عرصہ میں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔لیکن کم از کم تیسرا حصہ پہلے سال میں ہی ضرور ادا کر دیں۔

اس منصوبے کے جوکوائف ہیں وہ یہ ہیں۔ پہلے یہ covered ایریا چار ہزار سات سوسکوائر میٹر تھا۔اور اب اس کا جو نیا پلان بنا ہے اس کے مطابق پانچ ہزار آٹھ سوسکوائر میٹر ہے اور ناصر ہال کی چھت بھی تھوڑی سی بلند کی گئی ہے۔اوراس کے علاوہ پہلا جوفلور ہوگا نور ہال ہوگا اس کی چھت بھی بلند کی گئی ہے۔پھر دوسرے فلور پر دفاتر ہوں گے پھر تیسرے فلور اور چوتھے فلور پر دفاتر اور hall exhibition اور مہمانوں کے لئے رہائش،گیسٹ روم وغیرہ بنیں گے۔پھر یہ گیٹ سے ذرا ہٹا کر بنائی گئی ہے تا کہ کچھ پارکنگ کی جگہ مل جائے۔گاڑیوں کی آمدورفت میں آسانی رہے۔پیدل چلنے والوں کی آسانی رہے۔عورتوں اور مردوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہو جائے۔تو یہ منصوبہ ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور یُوکے(UK) جماعت کو اس منصوبے کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم عادل حمود ناخوذہ صاحب یمن کا ہے۔ 14راکتوبر کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کے بیٹے طارق صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے قبل میرے والد صاحب نمازوں کے پابند نہ تھے لیکن بیعت کے بعد نہ صرف پابندی سے نمازیں ادا کرنے لگے بلکہ ہمیں دین کی اہمیت اور جماعت کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی بھی ہمیشہ نصیحت کرتے رہتے۔ہمیں ساتھ لے کر گھر پر نماز باجماعت باقاعدگی سے ادا کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہمیں پڑھ کر سناتے۔ایم ٹی اے کی فریکوئینسی والے کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھتے۔جہاں بھی جاتے یہ کارڈ تقسیم کرتے اور تبلیغ کرتے۔احمدیت میں شامل ہو کر ان کی زندگی بالکل بدل گئی اور ہمیشہ ان پر سعادت اور خوشی کے آثار نظر آتے۔

ایک احمدی دوست علی الغربانی بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے قبل مرحوم مجھے اور بعض اور دوستوں کو اپنے گھر بلا کر احمدیت کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔چنانچہ ہم نے ان کو مختلف اختلافی مسائل،خروج دجّال،حیات و وفات مسیح اور ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ سمجھائے۔مرحوم کو ہماری باتیں اور عقائد بہت پسند آئے۔جماعت کے خلاف جو بات سنتے خود اس کی تحقیق کرتے۔ان کے بیعت کرنے سے قبل ایک بار ہم پر جھوٹے الزام لگا کر جیل میں ڈال دیا گیا لیکن مرحوم نے باوجود اس وقت غیر احمدی ہونے کے بڑی بہادری سے ہمارا ساتھ دیا اور دفاع کیا۔

آپ کے دوسرے رشتہ داروں نے بھی یہی لکھا ہے کہ بیعت کے بعد آپ کی زندگی بالکل بدل گئی تھی۔ دینی امور کے سلسلہ میں بات کرتے تو ہمیشہ قرآنی آیات پیش کرتے،احادیث پیش کرتے،حوالے دے کر بات کرتے۔ہم حیران ہوتے تھے کہ آپ نے اس قدر دینی علوم اس قدر جلدی کیسے اور کہاں سے سیکھ لئے۔ہم پوچھتے تو مرحوم بتاتے یہ تمام علوم انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھے ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نور حاصل کرتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں اور ان کی فیملی کے اکثر افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت اور رحم کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور ان کے بیوی بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ان کی ضروریات پوری کرنے والا ہو۔ان کو نیک صالح بنائے اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہاراآٹوٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

(کرامات الصادقین،روحانی خزائن،جلد 7،صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
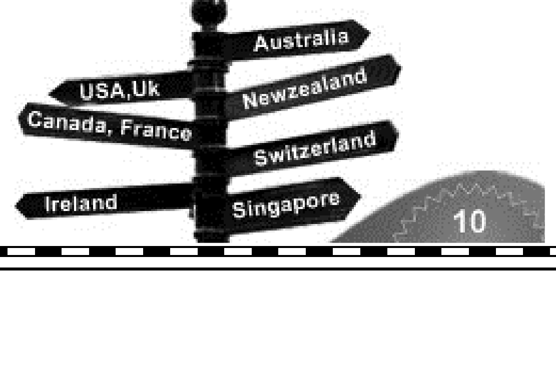

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لیے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم رانح مصطفی صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم رانح مصطفی محمود محمد یحیٰی صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا، موجودہ قسط میں انکے اس ایمان افروز سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

دین اسلام کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے میں نے سب سے پہلے قرآن کریم کا گہرا مطالعہ شروع کیا اور تفسیر ابن کثیر بھی ساتھ رکھ لی۔ لیکن محسوس کیا کہ ابن کثیر کی تفسیر اکثر اوقات آیت کے مفہوم کو بھی واضح نہیں کرتی ۔ چنانچہ میں نے کہا کہ میں عربی ہوں اور عربی زبان جانتا ہوں اس لئے مجھے خود ہی قرآن کریم کے معانی سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آدمؑ کی جنت کی حقیقت

قرآن کریم کا اس طریق پر گہرا مطالعہ کرتے کرتے جب میں آیت کریمہ: قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا تک پہنچا تو سوچ میں پڑ گیا۔ کیونکہ عربی زبان میں دو کے لئے الگ صیغہ آتا ہے اور دو سے زیادہ کے لئے جمع کا صیغہ آتا ہے۔ اب جنت سے نکلنے کا حکم اگر صرف آدم اور ان کی بیوی کو تھا تو دو کو مخاطب کرنے والا صیغہ استعمال کرنا چاہئے تھا۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ دو کے صیغہ کا علم نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِهْبِطُوْا کہہ کر جمع کا صیغہ کیوں استعمال کیا؟ یہی نہیں بلکہ اسکے آگے جَمِيْعًا کی تاکید بھی لگا دی۔ یہاں پر معًا میرے ذہن میں آیا کہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ابلیس بھی تو وہیں تھا، اور جمع کا صیغہ اس کو ساتھ ملانے کی وجہ سے استعمال ہوا ہے۔ اس کا جواب یہ تھا کہ دیگر آیات کھول کر بیان کر رہی تھیں کہ آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس کو تو پہلے ہی جنت سے نکال دیا تھا۔ پھر وہ دوبارہ وہاں کیسے آ گیا؟ اور جس کو اللہ تعالیٰ کہیں سے نکال دے وہ اللہ کی اجازت کے بغیر وہاں دوبارہ نہیں جا سکتا۔ اس لئے ابلیس کو آدمؑ اور اس کی بیوی کے ساتھ شامل کرنا ممکن نہیں۔

یہ پڑھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ آدم اپنی بیوی کے ساتھ جنت میں اکیلا نہ تھا بلکہ اور لوگ بھی تھے جن کی طرف وہ رسول ہو کر آیا تھا۔ اور یہ جنت مجازی تھی جہاں ابلیس بھی پہنچ سکتا تھا، اسی لئے اس کی اتباع نہ کرنے کی آدم اور اسکی قوم کو تلقین کی گئی تھی۔

اس نتیجہ پر پہنچنے کے بعد میں نے کہا کہ اگر میں کسی کے سامنے یہ بات بیان کروں گا تو لوگ کہیں گے کہ یہ تفسیر تمام بڑے بڑے علماء کے فہم کے خلاف ہے۔ اگر یہ تفسیر صحیح ہوتی تو صرف تم جیسے پر ہی آشکار نہ ہوتی جسے صحیح طور پر قرآن بھی پڑھنا نہیں آتا بلکہ اسے وہ علماء بھی بیان کرتے جنہوں نے اپنی عمریں دینی علوم کے فہم میں صرف کر دیں۔

دعا اور احمدیت سے تعارف

یہ سوچ کر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی شروع کر دی کہ خدایا میں اخلاص قلب کے ساتھ تجھ سے ہدایت کا طالب ہوں۔ اگر تو نے مجھے ہدایت نہ دی تو خطرہ ہے کہ میں کہیں الحاد کے گڑھے میں نہ گر جاؤں۔ اس دعا کے بعد ایک روز میں حسبِ عادت مختلف چینلز کو بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے العربیہ لگ گیا۔ میں نے کچھ دیر رک کر سنا تو حیران رہ گیا کیونکہ اس پر امام مہدی اور مسیح موعود کے بارہ میں بات ہو رہی تھی کہ یہ دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور ان کا ظہور ہو چکا ہے اور ہم اس وقت ان کے پانچویں خلیفہ کے عہد مبارک میں ہیں۔

میرے لئے یہ بات کسی بڑے دھچکے سے کم نہ تھی۔ یہ سنتے ہی میرا دماغ سوالات سے بھر گیا، یہ کیسے ہو گیا؟ اور کب ہوا؟ میں انہی سوالات کے بھنور میں الجھ رہا تھا کہ سکرین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے سکرین کے قریب ہو کر اس تصویر کو غور سے دیکھا تو مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ میں نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔

میری یہ کمزوری ہے کہ مجھے نام یاد نہیں رہتے لیکن لوگوں کے چہروں کے خدوخال میری یادداشت میں نقش ہو کر رہ جاتے ہیں۔ باوجود کوشش کے مجھے یہ تو یاد نہ آیا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں نے کہاں دیکھی تھی؟ اور اس شخص سے میں کہاں ملا تھا؟ تاہم یہ بات میرے ذہن سے نکل نہ سکی۔

قرآن کریم کی حقیقی تفسیر والا چینل

ایک روز مَیں نے چینلز کی لسٹ کھولی تو دیکھا کہ ایم ٹی اے العربیۃ کا نمبر 604 تھا۔ نہ جانے میں نے بچپن سے ہی کہاں سے سن رکھا تھا کہ قرآن کریم کے صفحات کی تعداد 604 ہے۔ شاید یہ کسی معروف نسخہ کے صفحات کی تعداد تھی۔ یہ جان کر میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ لیکن جلد ہی میں نے کہا کہ یہ محض اتفاق ہے اور یہ چینل کسی اہل بدعت فرقہ کا ہے جو اپنی طرف سے امام مہدی کی آمد کا پرچار کر رہے ہیں۔ میں اس جھنجھٹ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے لسٹ سے ایم ٹی اے العربیہ کو حذف کر دیا۔ ایسا کرتے ہی بجلی چلی گئی اور جب بجلی آئی تو ریسیور نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوا اور مجھے مجبورًا تمام چینلز کو حذف کر کے دوبارہ انسٹال کرنا پڑا۔ لیکن دوبارہ انسٹال کرنے کے بعد چیک کیا تو پھر بھی اس چینل کا نمبر وہی تھا۔ یہ دیکھ کر میں اسی عمارت میں اپنے والدین کے گھر گیا اور وہاں پر ایم ٹی اے العربیہ کو تلاش کیا تو ان کے ریسیور پر اس چینل کا کوئی اور نمبر تھا۔ پھر میں نے اپنے مختلف دوستوں اور رشتہ داروں کے گھر جا کر ان کے ریسیورز پر ایم ٹی اے العربیہ کا نمبر چیک کیا اور ہر جگہ مجھے یہ چینل کسی مختلف نمبر کے تحت ملا۔ لیکن میں نے اپنے گھر میں بارہا اس چینل کو حذف کرنے کے بعد دوبارہ انسٹال کیا لیکن اس چینل کا نمبر تبدیل نہ ہوا۔ بار بار کی کوشش اور اس کے ایک ہی نتیجہ کے بعد میں نے کہا کہ شاید اس میں میرے لئے یہ پیغام ہے کہ یہ چینل ہی قرآن کریم کی صحیح تفسیر بیان کر رہا ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے مجھے یہ چینل دیکھنا چاہئے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اس چینل کو دیکھنا شروع کر دیا۔

نبی کریمؐ کے محب صادق

جب میں نے اس چینل پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں کلمات وعبارات واشعار سنے تو دل میں کہا کہ میں نے زندگی میں کبھی ایسا شخص نہیں دیکھا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت ہو۔ مجھے آپ کے کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غیر معمولی محبت کے چشمے پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ اس قدر پُراعتماد و پُریقین فصیح وبلیغ اور نہایت اعلیٰ درجے کا کلام صرف اور صرف انبیاء کا ہی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات سنتے ہوئے آنکھیں موندلیں تا میں ان الفاظ کے حسن وجمال اور قوت کو اپنے دل ودماغ میں محسوس کر سکوں۔ بلیغ کلمات کی لڑی میں خوبصورت معانی پرو کر حضور علیہ السلام نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے پیش کئے تھے۔ یہ کلمات اور ان میں چھپے معانی میرے جسم وجان میں سما کر رہ گئے اور میرے اندر سے یہ صدا آنے لگی کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے یہی سچا امام مہدی اور مسیح موعود ہے جس کی بشارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔

آنحضرتؐ اور آپ کے ظلّ کامل

اسکے بعد میں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے ارد گرد کے حالات پر نظر دوڑائی تو لوگوں کو دجّال کے اشاروں پر ناچتے ہوئے دیکھا جو ہر لحاظ سے ان کے طور طریقوں، ان کی امنگوں اور خیالات پر قبضہ کر چکا تھا۔ اس وقت میں نے دعا کی کہ: رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔ یعنی اے رب مجھے ظالم قوم کے ساتھ شمار نہ کرنا۔ اس دعا کے ساتھ ہی مجھے اپنا چھ سال پرانا رؤیا یاد آ گیا اور اس کے ساتھ یہ بھی یاد آ گیا کہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے کہاں ملا تھا۔

میں نے اس رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک صحراء میں ہوں جہاں پر بدّو بھی اور ان کے خیمے بھی نصب تھے۔ وہ بہت خوش تھے اور اسی خوشی میں بآواز بلند کہتے جا رہے تھے کہ رسول کریمؐ تشریف لائے ہیں۔ رسول کریمؐ تشریف لائے ہیں۔

میں نے ایک بدّو سے پوچھا کہ آپؐ کہاں ہیں؟ تو اس نے دور دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہاں ہیں۔ میں کسی قدر قریب جا کر دیکھتا ہوں کہ ان دونوں کی ہیئت، لباس اور قد ایک جیسا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ شاید ان میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دوسرے آپ کے کوئی صحابی ہیں۔ میں ان میں سے نبی کریمؐ کو پہچانے بغیر ان کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے میں بڑی احتیاط سے ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اسی جستجو میں ہم ٹیلوں سے نکل کر میدانی علاقے میں آجاتے ہیں اور ایسے علاقے میں چھپ کر ان کا پیچھا کرنا میرے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ کچھ دور جا کر وہ دونوں بیٹھ جاتے ہیں اور کسی بہت ضروری امر کے بارہ میں بات کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب جا کر چند میٹر کے فاصلے پر بیٹھ جاتا ہوں۔ وہ میری جانب دیکھ کر توجہ دیئے بغیر دوبارہ اپنی باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ میں وہیں پر زمین پر بیٹھ کر ان کی بات ختم کرنے کا انتظار کرتا ہوں، ساتھ ساتھ میں حیرت سے دونوں کے چہروں اور حلیوں کا بھی جائزہ لیتا ہوں۔ وہ دونوں شکل، قد، ہیئت، داڑھی اور لباس وغیرہ میں غیر معمولی طور پر مشابہ تھے۔

جب وہ بات ختم کر چکے تو ان میں سے ایک میرے پاس آیا، میرے قریب ہونے کی وجہ سے میں نے اس کے چہرہ کے خدوخال کو اچھی طرح دیکھ لیا۔ اس نے میرے کاندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر کہا کہ جاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ اس کی بات سن کر میں سمجھ گیا کہ دونوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں۔ میری حیرانی اس کیلئے سوال بنی تو اس نے کمال شفقت سے دوبارہ سر ہلا کر مجھے جانے کیلئے کہا۔ میں یہ سنتے ہی دوڑتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بڑھا اور آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس وقت آپ کے چہرۂ مبارک سے نور کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر میری آنکھوں کو خیرہ کرنے لگیں اور اسی بات نے مجھے میری نیند سے جگا دیا۔

کئی سال گزرنے کے بعد جب میں نے ایم ٹی اے العربیہ دیکھا تو اس پر مجھے وہ شخص نظر آ گیا جس کی شکل وہیئت اور قد وغیرہ سب کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تھا اور جو سفر میں آپؐ کا ساتھی تھا۔ اس

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

افسران کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے کارکنان اور معاونین کو ہی خدمت کرنے والا سمجھ کر ان سے کام نہ لیں بلکہ خود بھی عاجزی کے ساتھ ایک معاون اور عام کارکن کی طرح کام کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے کارکنوں اور مہمانوں سے بھی اپنے رویّے نرم اور تعاون کرنے والے رکھیں چہرے پر عاجزی اور نرمی کے تأثرات ہوں، زبان میں نرمی اور اخلاق کے اعلیٰ اظہار کے معیار قائم ہو رہے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21 ر جولائی 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: برطانیہ میں کس کس طبقہ سے لوگ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لیے آتے ہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ کے مہمانوں میں علاوہ احمدیوں کے برطانیہ کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی تشریف لاتے ہیں جن میں بعض ممالک کے حکومتی نمائندے یا سرکاری افسر یا پڑھا لکھا طبقہ جو صاحب اثر و رسوخ ہے وہ شامل ہوتا ہے۔ پریس اور میڈیا کے نمائندگان کی تعداد میں بھی اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔

سوال: جلسہ میں آنے والے مہمان کس طرح نظام جماعت سے متاثر ہوتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سب آنے والے بڑی گہری نظر سے ہماری ہر چیز دیکھتے ہیں اور متاثر ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب ہمارے نظام کو دیکھتے ہیں جو تمام رضا کارانہ نظام ہے تو یہ چیز پھر تبلیغ کے مزید راستے کھولتی ہے اور یہ احمدیت کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال: جلسہ کے علاوہ عام دنوں میں بھی کس طرح جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہاں یورپ میں بعض دہشتگردی کے واقعات کے بعد جماعت کے افراد نے اسلام کا صحیح پیغام دنیا کو دینے کی کوشش کی، خصوصاً پریس سیکشن اور مربیان نے۔ اسلام کی امن پسند تعلیم کے حوالے سے دنیا کی پریس نے دنیا میں جماعت کو وسیع پیمانے پر متعارف کروایا ہے۔ جوں جوں یہ واقعات بڑھ رہے ہیں جماعت کا تعارف بھی مزید بڑھ رہا ہے۔

سوال: جلسہ کے رضا کاروں کے کاموں کی حضور انور نے کن الفاظ میں حوصلہ افزائی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رضا کار کارکنان جہاں اور جس پوزیشن میں بھی کام کر رہے ہیں ان کی ایک اپنی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو ایک عام معاون کارکن سے لے کر افسر تک ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ایک عام معاون کارکن چاہے وہ چھوٹا سا پانی پلانے والا بچہ ہی ہو اس کا رویّہ اور ایک لگن سے بے نفس ہو کر کام کرنا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل کرنے والا بنا رہا ہوتا ہے وہاں غیروں کو بھی متأثر کر رہا ہوتا ہے۔

سوال: حضور انور نے افسران کو کیا نصائح فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: افسران کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے کارکنان اور معاونین کو ہی خدمت کرنے والا سمجھ کر ان سے کام نہ لیں بلکہ خود بھی عاجزی کے ساتھ ایک معاون اور عام کارکن کی طرح کام کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے کارکنوں اور مہمانوں سے بھی اپنے رویّے نرم اور تعاون کرنے والے رکھیں۔ چہرے پر عاجزی اور نرمی کے تأثرات ہوں۔ زبان میں نرمی اور اخلاق کے اعلیٰ اظہار کے معیار قائم ہو رہے ہوں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ مہمان نوازی کے کارکنان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے اور مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا، پانی پلانا یا زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا ہی نہیں ہے بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ ہی مہمان نوازی ہے چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔ جلسہ پر جو بھی آتا ہے وہ مہمان ہے اور اس کی ضروریات کا خیال اپنے میسّر وسائل کے ساتھ رکھنا ہر اس شخص کا جو جلسہ سالانہ کی کسی بھی ڈیوٹی پہ متعین ہے ضروری ہے۔ اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے بھی ہمیں مہمان کو آرام اور سہولت پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اپنے مہمانوں کے لیے کیا جذبات تھے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لیے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

سوال: تمام شعبوں کے افسران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر شعبہ کے افسران سے میں کہوں گا کہ اگر ان کا رویّہ نرم ہے، ان کے اخلاق اچھے ہیں، ان میں صبر کا مادہ ہے، ان میں نامناسب بات سننے کا بھی حوصلہ بڑھا ہوا ہے تو ان کے نائبین اور معاونین بھی ایسے ہی رویّے دکھائیں گے۔ پس مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے ہر شعبہ کے افسران اپنی حالت کا جائزہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ رہائش کے کارکنان کو کیا ہدایات دیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اجتماعی قیامگاہوں میں بھی اور خیموں میں بھی عورتوں بچوں کی بیڈنگ وغیرہ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ بعض لوگ اپنے ٹینٹ بھی لے آتے ہیں انہیں اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے کہ رات کے لئے بستروں کا باقاعدہ اچھا انتظام ہو۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ طعام کے کارکنان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کھانا پلیٹ میں ڈالتے ہوئے مہمان کی پسند کو بھی دیکھ لیا کریں اور اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر احسن رنگ میں اس کو جواب دیں۔ اس سال جلسہ کے انتظام کے تحت جو کھانے کی پلیٹیں ہیں وہ بھی بدلی گئی ہیں۔ اس سال استعمال ہونے والی پلیٹس خاص قسم کے کاغذ کی ہوں گی اس لئے کھانا ڈالنے والے احتیاط کریں کہ شاید پتلی ہوں تو دو پلیٹیں جوڑ کر استعمال کریں۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ ٹرانسپورٹ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مرتبہ دُور پارکنگ کی وجہ سے زیادہ تر شٹل بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس نظام کو زیادہ سے زیادہ فعّال کرنا ہو گا تا کہ لوگ بروقت جلسہ پر پہنچ سکیں اور کاروں پر آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی پارکنگ دُور ہو سکتی ہے اور جلسہ گاہ سے کافی فاصلہ پر بھی ہو سکتی ہے اس لئے وقت کا Margin رکھ کر اپنا سفر شروع کریں۔

سوال: حضور انور نے خدمت خلق اور سکیورٹی کے کارکنان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: خدمت خلق اور سکیورٹی کے کارکنان کو بھی پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو کر کام کرنا ہو گا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی عزت نفس اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے یہ سارا کام کرنا ہے۔ کارڈ چیک چیکنگ، سکیننگ وغیرہ میں پہلے دن سے لے کر آخری دن تک پوری توجہ دینی ہو گی، پوری توجہ سے چیک کرنا ہو گا اور ہر مرتبہ اگر کوئی شخص باہر جاتا ہے تو اندر آنے پر اس کو چیک کرنا ہو گا۔

سوال: حضور انور نے ہر شعبہ کے افسر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر شعبہ کے افسر کو بھی چاہئے کہ اپنے شعبہ سے متعلقہ کمیوں کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دیں کمی بیشی کا جائزہ لے کر شام کو اپنے افسر کو رپورٹ دیں۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک موقع پر فرماتے ہیں: لنگر کے مہتمم کو مہمانوں کی ضروریات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے لیکن کیونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اس لئے باتیں نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اس لئے دوسرا شخص یاد دلا دے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مہمان نوازی کے متعلق کن چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جو نئے ناواقف آدمی ہیں۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتا نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے ہر شعبہ کے کارکن کے حُسنِ اخلاق کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور نے فرمایا: ہر شعبہ کے کارکن کے حُسنِ اخلاق کا معیار بہت وسیع ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے‘‘۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کی اہمیت اور احترام کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لئے تین باتوں کا کرنا ضروری ہے۔ یہ کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اپنے پڑوسی کی عزت کرو اور تیسرے یہ کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔

سوال: آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مہمانوں کی دینی حالت کی بہتری اور تربیت کا کس طرح خیال فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ مہمانوں کی دینی حالت کی بہتری اور تربیت کا بھی خیال فرمایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد ان کو ان کی خواہش کے مطابق مسجد میں سونے کے لئے بھیج دیا اور پھر صبح فجر کی نماز کے لئے سب کو جگایا۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو 13 ر جولائی کو قریباً 92 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق بھٹی صاحب کا ہے جو ہمارے مبلغ سلسلہ نائیجر اصغر علی بھٹی صاحب کی والدہ ہیں۔ یہ 16 ر جولائی کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

جلسہ پر آنے کا مقصد تقویٰ میں ترقی کرنا، خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر شاملین جلسہ اور کارکنان جلسہ کو قیمتی نصائح

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28رجولائی 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جلسہ سالانہ یوکے کے انعقاد پر حضور انور نے احباب جماعت کو کیا دعائیں کرنے کی نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں اور جن کو توفیق ہے وہ صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب لوگ، یہاں آ کر شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں مختلف ممالک میں رہنے والے احمدی بھی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں، جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کریں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سال جلسہ کا انعقاد کیوں نہیں فرمایا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سال جلسہ کا انعقاد نہیں فرمایا تھا۔ اس وقت اس کی وجہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے غلط رویّے تھے۔ یعنی آنے والے مہمان اپنے فرائض اور حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے صدمے اور ناراضگی کی وجہ بنے تھے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ پر آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جلسہ پر آنے کا مقصد تقویٰ میں ترقی کرنا، خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ میں آنے والے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان جب جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو صرف وہ مہمان نہیں ہوتے کہ بحیثیت مہمان اپنے سے بہتر سلوک اور آرام و آسائش کی توقع رکھیں بلکہ وہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار بھی حاصل کرنے والے ہونے چاہئیں اور جلسہ منعقد کرنے کا جو مقصد ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے ہونا چاہئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی ہے اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔ ایک احمدی کو اپنے آپ کو مہمان اور میزبان دونوں سمجھنا چاہئے۔ تبھی ایثار اور قربانی کا جذبہ بڑھے گا اور جلسہ کا ماحول پُرامن اور پیار اور محبت کا بنے گا۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اقوام کے لیڈروں کے آنے پر ان سے کیسا سلوک کرنے کی نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے تو یقیناً ہم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنا ہے آنحضرتؐ کا ارشاد بھی ہے کہ قوموں کے لیڈر اور سردار جو تمہارے پاس آئیں تو ان کو عزت دو، ان کا احترام کرو اور ان کی خاطر تواضع کرو۔

سوال: ایک مہمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس نے گھر والے کے لئے تنگی کے سامان نہیں کرنے بلکہ سہولت کے سامان کرنے ہیں۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

سوال: حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو کارکنوں سے کیسا رویہ برتنے کی تلقین فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمانوں کو چاہئے کہ کارکنوں کے ساتھ ضرورت کے وقت نرمی اور پیار سے بات کر کے اپنی ضرورت کا مطالبہ کریں اور اگر وہ یعنی کارکن مجبوری کی وجہ سے معذرت کریں تو پھر خوشدلی سے ان کی معذرت کو قبول کریں۔ یہ کارکنان اور کارکنات ہمارے ملازم نہیں ہیں۔ یہ ان کی عاجزی اور خدمت کا جذبہ ہے جو وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کر کے دکھا رہے ہیں۔

سوال: حضور انور نے جلسہ میں آنے والے ہر احمدی کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی آنے والا مہمان اپنے آپ کو صرف مہمان نہ سمجھے بلکہ اس نیّت سے جلسہ میں شامل ہو کہ میرا اصل مقصد جلسہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے اور اپنی روحانیت میں ترقی کرنا ہے، نہ کہ چھوٹی چھوٹی دنیاوی سہولتوں اور باتوں کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرنا ہے اور ماحول کو اس وجہ سے مکدّر اور خراب کرنا ہے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے کارکنوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: کارکنان کو مَیں دوبارہ کہوں گا کہ جو بھی حالات ہوں، جیسا بھی کسی کا رویّہ ہو، آپ لوگوں نے خوش اخلاقی اور صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرنا ہے۔ کھانا تقسیم کرنے والے کارکن یاد رکھیں کہ جب کسی کو کھانا دیں تو عزت سے دیں اور اگر کوئی دس مرتبہ بھی سالن کا مطالبہ کرے اور اپنی مرضی کا سالن ڈلوانا چاہے تو ڈال دیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بدمزگی سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض انتظامی امور کی طرف کیا رہنمائی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مہمان خیال رکھیں کہ کھانا کھا کر جتنی جلدی ہو سکے کھانے کی مارکی کو چھوڑ دیں تا کہ دوسرے لوگ بھی آرام سے کھانا کھا سکیں۔ مہمانوں کو پارکنگ اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے پورا تعاون کرنا چاہئے۔ جس طرح بھی کاروں اور افراد کو لائنیں لگانے کا کہا جائے اسی طرح لگائیں۔ وقت سے پہلے سفر شروع کریں تا کہ وقت پر پارکنگ کی جگہ پہنچ سکیں۔ سکیورٹی چیکنگ پر بھی بھرپور تعاون کریں۔ اپنا کارڈ جتنی دفعہ مطالبہ کیا جائے دکھائیں۔ کارڈ اور خاص علاقے کا پاس کسی اور کو نہ دیں۔ سکیورٹی چیک کرنے والے ہر ایک کو چیک کریں۔

سوال: حضور انور نے انتظامیہ کو کیا ہدایت دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: انتظامیہ لوگوں کی سہولت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ بعض لوگ جو کچھ کھا پی کر نہیں آتے اور بعض دفعہ کھانے میں دیر بھی ہو جاتی ہے تو لمبے فاقے کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو تو کھانے کی مارکی میں کسی نہ کسی چیز کا انتظام ہونا چاہئے اور وہاں ڈیوٹی پر لوگ موجود ہونے چاہئیں۔

سوال: بازاروں کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظامیہ اس بات کو بھی یقینی بنائے کہ بازار مکمل طور پر بند ہوں۔ کسی سٹال یا دکان میں سٹال والا یا دکان والا موجود نہ ہو، سب جلسہ سنیں۔ اگر بعضوں کی تسلّی نہیں ہے، قیمتی سامان ہے تو دکان پہ نہیں بیٹھنا۔ وہاں بازار میں ایک کونے میں ایک جگہ بنالیں جہاں جلسہ سننے کا انتظام ہو اور ٹی وی لگا ہو۔

سوال: جماعتی نمائشوں کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا رہنمائی فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعتی طور پر اس سال بھی نمائشیں لگائی گئی ہیں جن میں ریویو آف ریلیجنز کی نمائش بھی ہوگی اور ساتھ ہی کفن مسیح کی نمائش بھی ہو گی۔ ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ''اَلقلم'' کا پراجیکٹ بھی چلے گا جہاں قرآن کریم کی کوئی نہ کوئی آیت ہاتھ سے لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اسی طرح شعبہ آرکائیو کے تحت بھی اس دفعہ بعض تبرکات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وہ بھی دیکھنے والی چیز ہوگی۔

سوال: حضور انور نے جلسہ کی تقریروں کے حوالے سے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: علماء اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے اپنی تقاریر تیار کرتے ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف اپنی پسند کے مقرروں یا عنوانات کو غور سے سنیں اور اس میں دلچسپی لیں اور باقی پر توجہ نہ دیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت اور اپنے لیے کیا چاہتے تھے؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اُس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وعظ و نصیحت سننے کے متعلق اپنی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے، اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں کہ آج بہت اچھا وعظ ہوا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی بڑی کانفرنسوں اور انجمنوں میں کی جانے والی تقریروں کے باوجود مسلمانوں کے ادبار کی کیا وجہ بیان کی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔ فرمایا کہ ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔''

......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

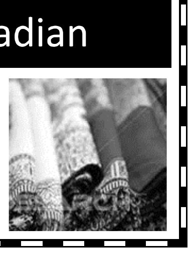

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

حضور انور کو مَیں ایک عظیم شخص سمجھتا ہوں جن کی فراست بہت وسیع ہے

- جماعت احمدیہ قرآن کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلا رہی ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے، جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ملاقات کا بھی ایک گہرا اثر ہے، دنیا کے مشکل ترین مسائل کا حل خلیفہ بہت ہی آسان اور سادہ الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔ (یونان کی جرنلسٹ خاتون صوفیہ صاحبہ)
- جلسہ پر ہم نے اسلام کا ایک ایسا چہرہ دیکھا جسے اب تک ہم نظر انداز کر رہے تھے۔ یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسلام کا پیغام امن، رواداری، محبت کا ہے اور غیروں کے لئے بھی، باوجود مذہبی اختلافات کے، آپ کی مہمان نوازی اور پیار کی وجہ سے میں بہت مشکور ہوں۔ (ممبر پارلیمنٹ یوروگوئے ڈاکٹر گیراڈو اَمارِلا)
- جماعت احمدیہ کی سوچ بہت moderate ہے۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے اسلام کا اصل رُخ لوگوں کے سامنے آرہا ہے جو کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار، اخوت اور ہر قسم کی شدت پسندی کے خلاف جہاد کی تعلیم پر مشتمل ہے۔ (سپین سے تعلق رکھنے والے رپورٹر رفائیل صاحب)
- میرے اس وِزٹ کا سب سے بہترین لمحہ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم رہبر اور بہت ہی شفیق انسان ہیں۔

  (آئرلینڈ کے ممبر پارلیمنٹ اِی من او کیو صاحب)
- جماعت احمدیہ کی یہ بات بھی مجھے بہت اچھی لگی کہ وہ ہر قسم کا سوال سننے کے لئے تیار رہتی ہے اور کسی بھی مسئلہ سے بھاگتی نہیں بلکہ ہر قسم کے مسئلہ کا جواب دیتی ہے۔

  (آئرلینڈ کے ایک سینیٹر)
- مجھے اپنے قریبیوں سے بھی زیادہ احمدیوں سے محبت ملتی ہے۔ میں حضور انور کو ایک عظیم شخص سمجھتا ہوں جن کی فراست بہت وسیع ہے اور ان کے ساتھ کچھ لمحات بسر کرنے کے بعد میں سمجھ سکتا ہوں کہ احمدی کیوں اپنے خلیفہ سے اس قدر محبت کرتے ہیں۔ (کفن مسیح کے مشہور محقق بیری ایم شوارٹز صاحب)

جلسہ میں شامل ہونے والے معززین کے ایمان افروز تاثرات

دُنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہونے والے وفود کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر

{رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست اور دائمی نشان ہے۔ 1891ء میں جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا تھا کہ ’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘

یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا جبکہ صرف ہندوستان میں چند گنتی کے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل تھے۔ پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75 رافراد شامل ہوئے۔ پھر رفتہ رفتہ تعداد بڑھتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ 1983ء میں ربوہ میں منعقد ہونے والے آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد لوگ شریک ہوئے۔

1984ء میں پاکستان سے ہجرت کے بعد یہ جلسے لندن میں منعقد ہو رہے ہیں اور لندن کا جلسہ خلیفۃ المسیح کی یہاں موجودگی اور شمولیت کی وجہ سے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر جو اعلان فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے لئے ’قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی‘ وہ آج بڑی شان سے اس جلسہ سالانہ میں پورا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کے جلسہ سالانہ پر ہر سال دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ گروہ در گروہ آتے ہیں۔ براعظم افریقہ ہو یا امریکہ، یورپ ہو یا ایشیا، آسٹریلیا ہو یا جزائر کے ممالک ہوں ہر جگہ سے وفود بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان ممالک سے آنے والے وفود میں ایک بڑی تعداد ایسے مہمانوں کی ہوتی ہے جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔

ان میں مختلف ممالک کے وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، مختلف ممالک کی ایمبسیز کے نمائندگان، پیراماؤنٹ چیفس، ججز، سینئر وکلاء، مختلف ممالک کے نیشنل میڈیا اور پریس کے نمائندگان، صحافی حضرات، مختلف تنظیموں اور سوسائٹیز اور اداروں کے سربراہان، مختلف مذاہب کے سرکردہ افراد، یونیورسٹی کالجز کے پرنسپلز، وائس چانسلرز، پروفیسر حضرات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوتے ہیں۔

جہاں یہ لوگ جلسہ سالانہ کے پروگراموں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سے مستفیض ہوتے ہیں وہاں یہ سب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں اور یہ ملاقات ان کے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی کا باعث بنتی ہے اور ان پر گہرا اثر چھوڑتی ہے جس کا یہ لوگ بعد میں برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔

چنانچہ امسال بھی دنیا کے مختلف ممالک سے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں پر مشتمل وفود جلسہ میں شامل ہوئے اور جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی۔ وفود سے ملاقاتوں کا یہ پروگرام جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ہفتہ کے دن 29 رجولائی کی شام حدیقۃ المہدی میں ہی شروع ہو گیا تھا اور جلسہ کے کئی دن بعد تک جاری رہا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 7 بجکر 45 منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے۔

یونان کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

سب سے پہلے ملک یونان سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یونان سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

☆ ایک جرنلسٹ خاتون Sofia Papadopoulou صاحبہ نے سوال کیا کہ امن کا پیغام پھیلانا کتنا مشکل ہے؟

اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا کام تو مشنری ورک ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے اور اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلانا ہے اور ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ آجکل دنیا کے حالات خراب ہیں اور حکومتیں عوام کے حقوق عدل و انصاف کے ساتھ ادا نہیں کر رہیں۔ اس وجہ سے دنیا میں بہت سے ممالک میں بدامنی ہے۔ لیکن ہم بہرحال اپنا کام جاری رکھیں گے۔

☆ اس جرنلسٹ نے Refugee Crisis کے بارہ میں سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختلف مسلم ممالک کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ آپ کے ملک سے بھی لوگ گزر کر جا رہے ہیں۔ اٹلی اور ترکی سے بھی ہوتے ہوئے جا رہے ہیں۔ کچھ احمدی بھی تھے اور وہ زیادہ تر ترکی آگئے تھے اور پھر وہاں سے انہوں نے آگے دوسرے ملکوں میں جانے کی کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں تو ہمیشہ یہی تجویز دیتا ہوں کہ ایسے ہمسایہ ممالک جہاں امن ہے وہ ان رِفیوجیز کو سنبھالیں، جیسے افغانستان کے رِفیوجیز پاکستان پہنچے تھے اور پاکستان نے انکو سنبھالا اور ان کے لئے کیمپس بنائے تھے اور

پھر بعد میں جب حالات بہتر ہو جائیں تو انہیں اپنے ملکوں میں واپس بھجوا دیا جائے۔

اسی صحافی خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ جلسہ میرے لئے ایک منفرد تجربہ تھا۔ دوسرے مسلمانوں کا زیادہ تر زور حدیث یا بعد میں آنے والے مذہبی سکالرز کے اقوال پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ وہ قرآنی تعلیم کے بالکل برعکس عمل کر رہے ہوتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ قرآن کی تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلا رہی ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ملاقات کا بھی ایک گہرا اثر ہے۔ دنیا کے مشکل ترین مسائل کا حل خلیفہ بہت ہی آسان اور سادہ الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ کے دوران خواتین، اور نو مسلم خواتین سے بھی ملنے کا موقع ملا جن کے خیالات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے کہ کس طرح حضور انکے ساتھ اپنی بیٹیوں کی طرح پیش آتے ہیں۔

اس سال میں اپنے کام کی وجہ سے زیادہ دیر رک نہیں پائی لیکن اگلے سال میں ان ایام میں رخصت لے لوں گی تا کہ جلسہ سالانہ میں زیادہ وقت گزار سکوں۔

☆یونان سے ایک نومبائع خالد کاپیتانیدس صاحب نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے پہلی دفعہ بیعت کی تقریب میں شمولیت کا موقع ملا ہے۔ اس تقریب کے دوران میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ لمحات جذبات سے بھرپور تھے۔ مجھے فخر ہے کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔

مجھے جلسہ میں شامل ہو کر ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر میں ہوں بلکہ یہاں کا ماحول میرے گھر سے بھی بہت بہتر تھا۔ مجھے اگلے سال کے جلسہ سالانہ کا بڑی شدت سے انتظار رہے گا۔

یونان کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 7 بجکر 55 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سویٹزرلینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد سویٹزرلینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔ سویٹزرلینڈ سے دو غیر از جماعت بھی وفد میں شامل تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور ان کا آبائی وطن ترکی ہے اور سویٹزرلینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کا تعلق اہلِ قرآن فرقہ سے ہے۔ خاوند کا نام Kerem Aiguzel ہے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آپ کو His Holiness کہا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو کبھی کسی سے نہیں کہا کہ مجھے His Holiness کہا جائے۔ یہ تو احمدیوں کی اپنی choice ہے کہ وہ اپنے روحانی امام کو کس ٹائٹل سے پکارتے ہیں۔ اگر کوئی مجھے میرے نام یعنی 'مرزا مسرور احمد' سے پکارے تو بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن احمدی احباب خلیفہ وقت سے اپنے پیار اور محبت کے تعلق کی وجہ سے حضور یا His Holiness وغیرہ کہتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ: آپ نے بہت ہی پیارا جواب دیا ہے۔ مجھے آپ کے جواب سے تسلی ہو گئی ہے۔

موصوف نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: بارش اور موسم کی خرابی کے باوجود جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ یا تو آپ لوگوں کو کثرت سے جلسہ منعقد کر کے ٹریننگ ہو گئی ہے یا آپ لوگ بہت اچھا improvise کر لیتے ہیں۔ ہر انتظام اچھے معیار کا تھا۔

وفد کے ساتھ شامل مبلغ سلسلہ مکرم نبیل احمد صاحب نے بتایا: قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یہ میاں بیوی اہلِ قرآن فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے نزدیک نماز کی اتنی اہمیت نہیں۔ ہفتہ کی شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کی اہلیہ رہائشگاہ جا کر آرام کرنا چاہتی تھیں لیکن ان کے خاوند نے ان سے کہا کہ میری بڑی خواہش ہے کہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز پڑھ کر جاؤں۔ تو یہ ایک بہت بڑی تبدیلی تھی جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد ان کے اندر پیدا ہوئی۔ سویٹزرلینڈ کے وفد کی یہ ملاقات آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

یوروگوئے کے وفد کی حضور پُرنور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک 'یوروگوئے' سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یوروگوئے سے آنے والے وفد میں دو ممبران پارلیمنٹ Mr Pablo Daniel اور Dr Gerardo Amarica صاحب شامل تھے۔ دونوں کا تعلق ملک کی نیشنل پارٹی سے ہے اور دونوں پیشہ کے لحاظ سے وکیل بھی ہیں۔ ڈاکٹر جیرارڈو صاحب Chamber of Representation کے صدر بھی ہیں۔

☆ان دونوں مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمیں جلسہ میں شامل ہونے کا موقع فراہم کیا گیا۔ یہ ہمارے لئے بہت اچھا تجربہ تھا۔

انہوں نے بتایا کہ ان دونوں کا تعلق عیسائیت سے ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ سب سے پہلے تو انسانیت ہے اور انسانیت کے تحت ہم کہتے ہیں کہ سب کو اکٹھا اور مل جل کر رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں عارضی انتظام تھا۔ جلسہ کے ایام میں بارش کی وجہ سے اگر آپ کو کوئی دقّت ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہمیں کسی قسم کی کوئی دقّت نہیں ہوئی۔ ہم بہت خوش ہیں۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا تھا۔ ہمارے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کی گئی اور ہر طرح سے عزت افزائی کی گئی۔

☆ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ ہم اس سے بہت متأثر ہوئے ہیں۔ ہم اپنی پارلیمنٹ میں کوشش کرتے ہیں کہ مذہبی آزادی کو promote کریں۔ ابھی ہم اپوزیشن میں ہیں۔ اگلی مرتبہ حکومت میں ہوں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت فرمایا کہ جب آپ حکومت میں آئیں گے تو ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ کے ملک میں آئیں۔

ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ یہاں جلسہ پر آنے سے قبل ہمیں احمدیت کے بارہ میں زیادہ تعارف نہیں تھا اب پتا لگ گیا ہے کہ آپ بڑے اچھے اور امن پسند لوگ ہیں۔

☆ ممبر آف پارلیمنٹ Pablo Daniel Abdala Shwarz نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے لئے یہ بہت دل ہلا دینے والا جلسہ تھا جس میں آپ نے اپنے ایمان اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا اظہار کیا۔ خاص طور پر امام جماعت احمدیہ کی تقریر سن کر مجھ پر واضح ہو گیا کہ اسلام اپنی اصل شکل میں صرف امن کا ہی پیغام دیتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو تبلیغی مہمات اور خدمت خلق کرنے اور سینکڑوں ممالک میں پھیلنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

☆ دوسرے ممبر آف پارلیمنٹ Dr Gerardo Amarilla صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے ایک بہت دلچسپ تجربہ تھا۔ اس جلسہ پر ہم نے اسلام کا ایک ایسا چہرہ دیکھا جسے اب تک ہم نظر انداز کر رہے تھے۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اسلام کا پیغام امن، رواداری، محبت کا ہے اور غیروں کے لئے بھی باوجود مذہبی اختلافات کے آپ کی مہمان نوازی اور پیار کی وجہ سے میں بہت مشکور ہوں۔

یوروگوئے کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

سپین اور ارجنٹائن کے وفود کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں سپین اور ارجنٹائن (Argentina) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆ سپین سے آنے والے ایک ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ میں کوشش کرتا ہوں کہ اقلیتوں کی مشکلات دور کروں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے۔

☆ سپین سے آنے والے ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ گزشتہ دنوں یہاں دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کس طرح ایسے واقعات کی مذمّت کرتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم تو ہمیشہ ہی دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں اور ہم صرف مذمّت ہی نہیں کرتے بلکہ یہ واضح کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے مختلف ممالک کی پارلیمنٹس میں اور مختلف تقاریب اور پیس کانفرنسز میں اپنے ایڈریسز میں نہ صرف دہشتگردی کی مذمت کی ہے بلکہ اسلام کی پُرامن تعلیم کی روشنی میں اس کا حل بھی بتاتا ہوں۔ اسی طرح میں نے دنیا کے مختلف لیڈرز کو خطوط بھی لکھے ہیں کہ ہم کس طرح امن کا قیام کر سکتے ہیں۔

☆ ارجنٹائن سے ایک نو احمدی بزرگ آئے تھے۔ وہ کہنے لگے: مجھے بہت خوشی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے ملک کے لئے ایک مبلغ بھجوا رہے ہیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

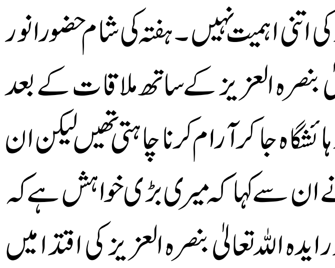
Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

ملک میں بھی اسلام احمدیت کی تبلیغ ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی لئے مبلغ بھجوا رہا ہوں کہ وہاں اسلام کا پیغام پھیلے۔

☆ سپین کے سابق ممبر آف پارلیمنٹ Jose Maria Alonso (جوسے ماریہ الونسو) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اس جلسہ کی سب سے اہم چیز خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا جس میں خلیفہ نے بتایا کہ اگر مسلمان دنیا میں تبدیلی لے کر آنا چاہتے ہیں تو یہ تبدیلی پیار، محبت اور امن کے ذریعہ سے ہی آسکتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے واضح طور پر فرمادیا کہ کوئی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنا سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ سب کو زبردستی مسلمان بنانا چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو مسلمان ہی پیدا کرتا۔ اس لئے کسی پر کوئی بھی مذہب زبردستی ٹھونس نہیں سکتے۔

☆ پیدروآباد، سپین سے تعلق رکھنے والے Daily Cordoba کے رپورٹر Rafael (رَفائیل) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ ہرلحاظ سے بہت موزوں رہا۔ اس انٹرنیشنل جلسہ میں ہمیں واضح طور پر پتا چل گیا کہ جماعت احمدیہ کی سوچ بہت moderate ہے۔ جماعت احمدیہ کی وجہ سے اسلام کا اصل رُخ لوگوں کے سامنے آرہا ہے جو کہ اعلیٰ اخلاقی اقدار، اخوت، اور ہر قسم کی شدت پسندی کے خلاف جہاد کی تعلیم پر مشتمل ہے۔

☆ ایک اخباری رپورٹر کی اہلیہ Maria Del Carmen (ماریہ ڈیل کرمِن) بھی ان کے ساتھ آئی تھیں۔ موصوفہ کہتی ہیں: میں پہلے بھی اس جلسہ میں شامل ہو چکی ہوں۔ اس مرتبہ ہم نے پھر مشاہدہ کیا کہ یہ جلسہ اپنے شاملین کے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والا تجربہ ہے۔ ہمیں اپنے اختلافات کے بجائے اپنی اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور اِس جلسہ میں ہمیں یہی چیز نظر آتی ہے۔

☆ ارجنٹائن سے آنے والے مہمان اخباری رپورٹر (Pablo Pla) پَبلو پَلا صاحب بھی وفد کا حصہ تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ سالانہ میں شمولیت بہت ہی شاندار تجربہ تھا۔ اس جلسہ کی وجہ سے مجھ پر شدت پسندی، انتہاپسندی، عورت اور دیگر مذاہب کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے نظریہ کا پتہ چلا۔

مجھے یہ سُن کر بہت حیرت ہوئی کہ جماعت احمدیہ ملینز کی تعداد میں ہے اور اس سال بھی چھ لاکھ سے زائد لوگوں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہماری ملاقات بھی بہت زبردست رہی۔ وہ ہمارے ساتھ بہت پیار، محبت اور عزت کے ساتھ پیش آئے۔ مجھے جماعت احمدیہ کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ پیار، محبت، امن، عدل، مذہبی رواداری ان کے بنیادی اصول ہیں۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد مجھ پر احمدیوں کے خیالات واضح ہوگئے۔ میں جماعت احمدیہ کا پیغام پھیلانے کیلئے آپ کے ساتھ ہوں۔ میں جس چینل کو represent کرتا ہوں اس کو دیکھنے والوں کی تعداد چار ملین سے زیادہ ہے۔ میں اپنے چینل پر آپ کا پیغام دکھاؤں گا۔

سپین اور ارجنٹائن کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آئرلینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد آئرلینڈ سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

آئرلینڈ سے چھ مہمانوں پر مشتمل وفد آیا تھا جس میں ایک سینیٹر Trevor O Lolchartaigh صاحب، ایک سینئر ممبر آف پارلیمنٹ Mr Emon O Cuive صاحب اور National Diversity Police کے سربراہ Darren Howlett Coventry صاحب شامل تھے۔

وفد کے ممبران سے تعارف حاصل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں فرمایا: یہاں ایک عارضی ولیج بنایا ہوا ہے۔ تمام انتظامات عارضی ہیں اور سارا کام رضا کار کرتے ہیں۔ بارش اور موسم کی خرابی کی وجہ سے اگر آپ کی مہمان نوازی اور انتظامات وغیرہ میں کوئی کمی ہوئی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ جو عارضی انتظام ہے، اگر آپ چند دن بعد دوبارہ یہاں آکر دیکھیں تو آپ کو اس سارے علاقہ میں صرف green fields ہی نظر آئیں گے۔

☆ وفد میں شامل ایک مہمان خاتون نے کہا کہ آئرلینڈ کے مبلغ ابراہیم نونن صاحب بڑے نرم دل آدمی ہیں اور بہت خیال رکھنے والے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے مربیان کو اسی طرح ہونا چاہئے۔ انسانیت کے ناطے سب کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے۔

☆ Darren Howlett Coventry جو کہ نیشنل Diversity Office Police کے سربراہ ہیں نے جلسہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ کے موقعہ پر مجھے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم، خدمت گزار اور نیک فطرت احباب کے ساتھ ملنے کا موقع ملا جنہوں نے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا صرف لفظی اظہار ہی نہیں کیا بلکہ ان تمام کارکنان اور شاملین کی بے لوث، بے نفس اور رضا کارانہ خدمات کے ذریعہ سے اس کا برملا عملی اظہار کیا۔

امام جماعت احمدیہ کے خطاب میں انصاف اور امن کے قیام کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی تلقین کی گئی۔ خطاب سے پہلے جو نظم پڑھی گئی اس کا بھی مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

مَیں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے یہ عظیم موقعہ عنایت فرمایا جس سے مجھے اسلام کے بارہ میں غور و خوض کرنے اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملا۔

☆ ایک اور مہمان ای من او کیو (Trevor o clochartaigh) جو کہ سینئر ممبر آف پارلیمنٹ ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں جماعت احمدیہ کا بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ انہوں نے دوسری مرتبہ مجھے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ویسے تو سارا جلسہ ہی بہت زبردست تھا لیکن میرے اس وِزٹ کا سب سے بہترین لمحہ امام جماعت احمدیہ کے ساتھ ملاقات تھی۔ خلیفۃ المسیح ایک عظیم رہبر اور بہت ہی شفیق انسان ہیں۔

☆ آئرلینڈ کے ایک اور مہمان Trevor Clochartaigh'O جو کہ Senator ہیں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مَیں دنیا بھر سے آئے ہوئے احمدیوں کے ساتھ وقت گزارنے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں۔ جس چیز نے مجھے نہایت متاثر کیا وہ آپ کا مہمان نوازی کا خُلق تھا۔ جماعت احمدیہ کی یہ بات بھی مجھے بہت اچھی لگی کہ وہ ہر قسم کا سوال سننے کے لئے تیار رہتی ہے اور کسی بھی مسئلہ سے بھاگتی نہیں بلکہ ہر قسم کے مسئلہ کا جواب دیتی ہے۔ یہاں پر دنیا بھر سے آنے والے مختلف مذاہب اور نسلوں کے لوگوں کے ساتھ ملاقات بھی بہت اچھی رہی۔ مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اتحاد و یگانگت اور ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ پھر جلسہ کے انتظامات کی وسعت بھی بہت حیران کُن تھی۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں آپ نے جو کوششیں کی ہیں وہ دراصل آپ کے مذہب اور آپ کی فراخ دلی کو ظاہر کرتی ہیں۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد موصوف کہنے لگے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب سے ملاقات کرنا بھی باعثِ فخر تھا۔ وہ ایک خاص وجود ہیں جن کی شخصیت کا اثر لاکھوں لوگوں پر ہے۔

آئرلینڈ سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 8 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ہالینڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

آئرلینڈ کے وفد کے بعد ہالینڈ سے آنے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

ہالینڈ سے تین مہمان آئے تھے۔ ان مہمانوں میں ہالینڈ کے سابق ممبر پارلیمنٹ Mr Harry van Bommel بھی شامل تھے جنہوں نے سال 2015ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہالینڈ تشریف لے گئے تھے اور 6راکتوبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں اپنا ایڈریس پیش کیا تھا تو اس وقت Mr Harry van Bommel نے اس تقریب کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے تھے۔ موصوف اُس وقت فارن افیئرز کمیٹی کے قائمقام چیئرمین تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے تعارف حاصل کرنے کے بعد فرمایا کہ جلسہ کے ایام میں بارش ہوتی رہی ہے اور موسم صحیح نہیں رہا۔ لیکن ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ مہمانوں کو کم سے کم تکلیف ہو۔ یہاں سارا انتظام عارضی ہوتا ہے اور عارضی انتظام کے تحت ہی ایک شہر آباد کیا ہوا ہے۔

اس پر Harry van Bommel صاحب نے کہا کہ سارے انتظامات بہت اچھے ہیں اور ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا جارہا ہے۔ ہمیں عزت دی جارہی ہے۔

☆ وفد میں دو نوجوان بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ اب ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بیعت کے لئے تیار ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بیعت تو دل کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جب دل کو پوری طرح تسلی ہو تو پھر بیعت کرنا۔

☆ سابق ممبر آف پارلیمنٹ Mr Harry Van Bommel نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں نے جلسہ میں شامل ہو کر وہ دنیا دیکھی جہاں ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا عملی مظاہرہ تھا۔ یہ جماعت چیریٹیز اور حقوق انسانی کیلئے ساری دنیا میں جدوجہد کر رہی ہے۔ ماضی میں پارلیمانی کمیٹی ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی میزبانی کا شرف حاصل کیا تھا۔ مستقبل میں بھی ہم پاکستان، افریقہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں آزادی ضمیر، حقوق العباد اور جمہوری جد و جہد کے لئے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کریں گے

موصوف نے حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتے ہوئے تیز بارش کے دوران رضا کار خدام کو خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ میں 16 سال کی عمر سے سیاست میں ہوں اور اس پوزیشن تک پہنچنے کیلئے میں مختلف قسم کی میٹنگز اور کانفرنسز کا انعقاد بھی کرتا رہا ہوں

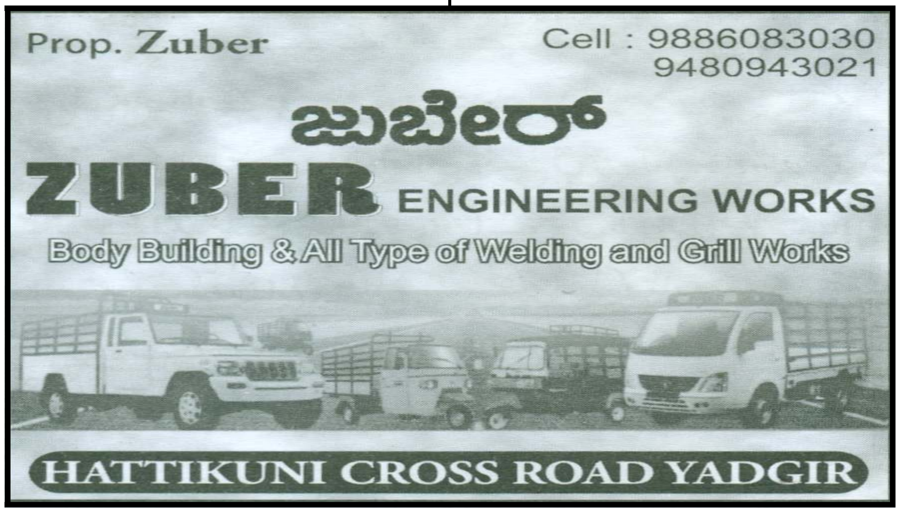

اور مختلف کانفرنسز میں شمولیت بھی کرتا رہا ہوں۔ مگر جماعت احمدیہ کے اس ماحول کو دیکھ کر مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کی رضا کارانہ خدمات کے بارہ میں بہت سنا تھا مگر ذاتی طور پر پہلی دفعہ ایسا ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ راستہ میں کچھ گاڑیاں کیچڑ میں پھنسی ہوئی تھیں اور رضا کار خدّام ان کو دھکیل کر کیچڑ میں سے نکال رہے تھے۔ جب ان کی گاڑی پھنس گئی تو انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مجھے اس پھنسنے کی وجہ سے نکل کر اپنے سوٹ بوٹ یا کپڑے خراب نہیں کرنے پڑیں گے بلکہ خدام مدد کردیں گے اور ایسا ہی ہوا کہ پانچ یا چھ خدام ہماری گاڑی کی طرف لپکے اور انہوں نے دس منٹ کی کوشش کے بعد گاڑی کو کیچڑ سے نکال دیا۔ اس دوران ان کے چہروں پر بھی گاڑی کے ٹائروں کے گھومنے سے چھینٹے پڑے۔ یہ دیکھ کر موصوف کہنے لگے کہ آپ کی جماعت کے لوگ فقط مہمان نوازی میں ہی سب سے آگے نہیں بلکہ اپنے مہمانوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں اور یہ بات دنیا کی کسی اور تنظیم میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔

☆ ہالینڈ سے آنے والے ایک دوسرے مہمان Mr Arnaud Van Doorn نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ؛ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت دوستانہ تھا۔ اس زبردست تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ اس موقعہ پر میں نے لوگوں کے ساتھ یادگار ملاقاتیں کی ہیں۔ فضا میں ایک مثبت پیغام کی خوشبو تھی۔ نوجوانوں کی بھرپور شرکت اور بے لوث خدمت نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ نوجوانوں کو کام کرتا دیکھ کر مجھے ایک نئی امید پیدا ہوئی ہے۔ میں نے بے شمار مسلم اور غیر مسلم تقاریب میں شرکت کی ہے لیکن نوجوانوں کی اس طرح بھرپور شرکت میرا پہلا تجربہ ہے۔

ہالینڈ کے وفد کی یہ ملاقات آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

سیرالیون کے وفد کی حضور انور سے ملاقت

بعد ازاں سیرالیون سے آنے والی ایک مہمان Haja Hawa Bangura صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

موصوفہ سیرالیون کے اگلے صدارتی انتخابات میں صدر کی امیدوار ہیں اور قبل ازیں حکومت میں منسٹر کے عہدہ پر رہ چکی ہیں۔ نیز سیرالیون کی طرف سے مندوب برائے اقوامِ متحدہ بھی رہی ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موصوفہ سے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ آپکو کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟

اس پر موصوفہ نے عرض کیا: میرا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے اور مجھے بہت عزت دی گئی ہے۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جلسہ کے انتظامات بڑے منظم طریق پر تھے اور ہر کام عمدہ طریق پر کیا جارہا تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ چھوٹے بڑے سب خدمت پر مامور تھے۔ ایسا نظام میں نے اپنی زندگی میں کہیں اور نہیں دیکھا۔

یہ ملاقات آٹھ بج کر 50 منٹ تک جاری رہی اور ملاقات کے آخر پر موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ

☆ آج پروگرام کے مطابق شعبہ ریزرو 1 میں وکالت تبشیر کے تحت مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں وزراء، ممبرانِ پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے حکومتی محکموں میں کام کرنے والے سرکردہ احباب، مختلف ممالک کی ایمبیسز کے نمائندگان، پیراماؤنٹ چیفس، ججز، سینئر وکلاء، مختلف ممالک کے نیشنل میڈیا اور پریس سے تعلق رکھنے والے نمائندگان، مختلف تنظیموں اور سوسائٹیز اور اداروں کے سربراہان، یونیورسٹی کالجز کے پرنسپلز، وائس چانسلرز، پروفیسر حضرات، قادیان اور ربوہ سے آنے والے مرکزی نمائندگان، عرب ممالک، انڈونیشیا، رشین اور دیگر ممالک سے آنے والے مرکزی وفود، مبلغین کرام، واقفینِ زندگی اور جلسہ سالانہ کی انتظامیہ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانانِ کرام شامل تھے۔

قریباً 9 بجکر 25 منٹ پر اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ کے مردانہ ہال میں تشریف لا کر نمازِ مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

30 جولائی 2017ء (بروز اتوار)

آج جلسہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ صبح کے اجلاس کے بعد ایک بجے عالمی بیعت کا پروگرام تھا۔ مختلف ممالک سے آنے والے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان جہاں عالمی بیعت کا نظارہ دیکھتے ہیں وہاں بعض بیعت کی تقریب میں بھی شامل ہوتے ہیں اور بعض ان میں سے باقاعدہ بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوجاتے ہیں۔

عالمی بیعت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر دس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ زیبِ تن کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سٹیج کے سامنے گرین ایریا میں مختلف ممالک سے آنے والے جماعتی نمائندگان، مرکز قادیان، مرکز ربوہ سے آنے والے وفود اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے نومبائعین ایک ترتیب کے ساتھ قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

بیعت لینے سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورانِ سال ہونے والی بیعتوں کا اعلان فرمایا کہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو چوبیس ممالک سے 257 قوموں سے تعلق رکھنے والے چھ لاکھ نو ہزار 556 افراد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔ بیعت کے وقت درج ذیل احباب کو حضور انور کے دستِ مبارک پر ہاتھ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی:

(1) مکرم فضل الرحمان صاحب، ناظر امورِ عامہ بھارت (نمائندہ مرکز، قادیان)

(2) مکرم سالک احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (نمائندہ مرکز، ربوہ)

(3) مکرم عبدالرحیم جلال صاحب، افریقن امریکن (نمائندہ براعظم امریکہ)

(4) مکرم محمد علی کائرے صاحب، امیر جماعت یوگنڈا (نمائندہ براعظم افریقہ)

(5) مکرم ابراہیم اِخلف صاحب، سیکرٹری تبلیغ یوکے (نمائندہ یورپ و عرب ممالک)

(6) (ماؤری احمدی) مکرم میتھیو ابوبکر صاحب (Mathew Abu Bakr Howell) (نمائندہ براعظم آسٹریلیا و جزائر ممالک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے الفاظ پڑھتے اور تمام حاضرینِ جلسہ یہاں پر اور دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ لائیو اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتے ہوئے اپنی اپنی مساجد، سنٹرز اور گھروں میں حضور انور کی اقتداء میں یہ الفاظ دہراتے رہے۔ پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عربی عبارت کے بعد انگریزی میں عہدِ بیعت دہرایا اور مختلف زبانوں کے مترجمین ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے رہے جبکہ دوسرے مرحلہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف اردو الفاظ میں عہدِ بیعت دہرا کر بیعت لی۔

عالمی بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں اپنے مولیٰ کریم کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور اس طرح یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

عالمی بیعت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسٹیج پر تشریف لے گئے جہاں نمازِ ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

عالمی بیعت کے بارہ میں مہمانوں کے تاثرات

اس تقریب میں براہِ راست شامل ہونے والوں کے علاوہ غیر از جماعت مہمانوں کی ایک بڑی تعداد نے یہ نظارہ دیکھا اور اس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسی طرح بعض نومبایعین احباب نے بھی اپنے جذبات اور احساسات کا ذکر کیا۔ ان میں سے چند تاثرات درج ذیل ہیں؛

☆ میکسیکو کی ایک نومبائعہ خاتون Rosalina Lara Flota صاحبہ (روسالینا لارا فلوتا) کہتی ہیں: عالمی بیعت کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ ہر لفظ دہراتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دوبارہ بیعت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے اور بیعت کے ذریعہ میرے ایمان کو بہت تقویت ملی۔ مجھے فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں اور یہ جماعت ساری دنیا کی بہتری کے لئے تعلیمات پیش کرتی ہے اور مختلف طریقوں سے انسانیت کی مدد کرتی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ کے دوران اسلام اور جماعت کے بارہ میں بہت ساری چیزیں سیکھنے کو ملیں۔

☆ ترکمانستان کے ایک دوست 'عبدالرشید' صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بیعت کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جس وقت مَیں بیعت کر رہا تھا میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ وہ آنسو ہیں جو میرے والد کی وفات پر بھی نہ نکل پایے۔ یہ آنسو بظاہر لگتا تھا کہ شاید بغیر کسی وجہ کے ہیں۔ لیکن بعد میں مجھے سمجھ آئی کہ زمین پر اب ایک ایسی امید پیدا ہوگئی ہے اور لاکھوں لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اپنی ذات میں بے نظیر ہے اور یہ جماعت اپنے عمل سے ہر ایک مشکل اور آفت کو دنیا سے دور اور پاک کرنے کیلئے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

☆ اسی طرح کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی Mr Hajdukovic Domangoj بھی جلسہ

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

میں شامل ہوئے۔ انہوں نے عالمی بیعت کے حوالہ سے بتایا کہ: عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ میں عیسائی مذہب کی Faith Reconfirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات، خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو میں ساری عمر یاد رکھوں گا۔

☆ ڈاکٹر ہانی رشوان کا تعلق مصر سے ہے اور عربی اور قدیم مصری زبان کے ماہر ہیں۔ وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف عالمی بیعت کے وقت جلسہ گاہ داخل ہوئے۔ لوگوں کی قطاریں جو جلسہ گاہ سے باہر دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں، دیکھ کر نہایت ہی متأثر اور حیران ہوئے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک مصر میں اس طرح کا نظم وضبط ناممکن ہے۔ وہ جذبات سے اس قدر بھر گئے کہ بیعت کے وقت ایک قطار میں شامل ہو گئے اور حضور کے پیچھے استغفار کے عربی کلمات دہرانے لگ گئے اور جلسہ کے ماحول سے بے حد متأثر ہوئے۔

☆ جلسہ میں شامل ایک صحافی خاتون عالمی بیعت کے موقع پر بیعت کے الفاظ ساتھ ساتھ دہرانے لگ گئیں۔ بعد میں پوچھنے پر موصوفہ نے بتایا: مجھے نہیں پتہ کہ اُس وقت مجھے کیا ہو گیا تھا لیکن میری زندگی میں اس قسم کا احساس اور جذبات پہلے کبھی نہیں آئے اور میں بے اختیار یہ الفاظ دہراتی چلی گئی۔ پہلے میں سمجھتی تھی کہ اس قسم کی تقریبات میں جذبات کو اُبھارنے کے لئے 'Music' کا ہونا ضروری ہے لیکن اب مجھے پتہ چلا کہ عالمی بیعت کے دوران یہ جذبات تو احمدیوں کے دل سے براہِ راست نکل رہے تھے اور کسی قسم کے میوزک کی ضرورت نہ تھی۔

☆Edward Goodall صاحب یہاں ایک مینٹل ہسپتال میں Psychiatrist ہیں۔ موصوف عالمی بیعت سے بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہلے 10 شرائط بیعت دہرائیں اور پھر سوچا کہ بیعت کرنا میرے پر اب لازم ہو گیا ہے۔ بیعت میں شامل ہو کر میں باقاعدہ روحانی طور پر اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ منسلک محسوس کر رہا تھا۔ بہر حال یہ ایک دل کو چُھونے والا تجربہ تھا۔

آج بھی پروگرام کے مطابق شام کو جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب کے بعد وفود کی ملاقات کا پروگرام تھا۔ آٹھ ممالک کے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقاتیں بھی حدیقۃ المہدی میں ہوئیں۔

ملاقاتوں سے قبل مختلف شعبہ جات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ ان شعبہ جات میں ہیومینٹی فرسٹ پاکستان، صدرانِ خدام الاحمدیہ، صدرانِ انصار اللہ، احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، الاسلام ویب سائٹ ٹیم اور ناروے سکینگ کی ٹیم شامل تھی۔

ان تصاویر کے بعد پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر وفود سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔

سویڈن کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

سب سے پہلے سویڈن سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

سویڈن سے آنے والے وفد میں وہاں کے سینئر پولیس آفیسر Ulf Bostrom صاحب، ایک سویڈش نومبائع Sten Muhammad Yussif Widhe صاحب، اور Rida Hani صاحب شامل تھے۔

☆ ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈش نومبائع دوست Sten Muhammad Yussif صاحب سے اُن کی رہائش کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے عرض کیا کہ ان کی رہائش کا انتظام ہوٹل میں کیا گیا ہے اور اُن کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسہ گاہ کے اندر قیام کیا جائے تو اس کا اپنا مزا ہے۔

موصوف نے بتایا: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نے ان کے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات نہایت اعلیٰ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر ذمہ دار لوگ حضور انور کی باتوں کو سنیں اور ان پر عمل کریں تو دنیا سے فساد ختم ہو جائے۔

رضا ہانی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے گھر والوں کے لئے تبرک مانگا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

☆ ملاقات کے بعد پولیس افسر Ulf Bostrom صاحب کا کہنا تھا کہ حضور انور کے سامنے بات کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ جلسہ کے بعد موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: مَیں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اور اس مرتبہ پھر جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ جلسہ کے سارے کام بہت عمدگی سے ہو رہے تھے۔ بعض لوگوں کو بڑے مشکل کام سپرد تھے لیکن جہاں کہیں بھی افرادِ جماعت سے ملاقات کرنے کا موقع ملا انہیں خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ہر کوئی اپنی مفوضہ ڈیوٹی بڑی وفا کے ساتھ سرانجام دے رہا تھا۔ جلسہ کے ہر طرف ایک پُرامن ماحول طاری تھا۔ جماعت کا ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہر جگہ عیاں تھا۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ امام جماعت احمدیہ علم کی بہت قدر کرتے ہیں۔ افرادِ جماعت کی علمی کاوشوں کو جلسہ کے دوران سراہا گیا۔ علم بہت ہی ضروری چیز ہے اور اسی علم کی بناء پر ہی جماعت احمدیہ دنیا کے کونے کونے تک خدمتِ خلق میں مصروف ہے۔ جماعت احمدیہ سکول بنا کر مدد کرتی ہے اور لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سکھاتی ہے۔ جماعت جو بھی خدمات پیش کرتی ہے ان کے بدلہ میں کبھی صلہ نہیں لیتی۔ میرے خیال میں اس سے بہتر خدمتِ انسانیت ممکن ہی نہیں۔ مَیں حضور انور اور جماعت احمدیہ کا تہہِ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی اور مجھے بہت محبت دی۔

سویڈن کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات 8 بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

شعبہ ریویو آف ریلجنز کے تحت جلسہ میں شامل ہونے والے بعض غیر مسلم احباب کی حضور انور سے ملاقات

شعبہ ریویو آف ریلجنز کے تحت بعض غیر مسلم مہمان جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

شعبہ ریویو آف ریلجنز نے جلسہ گاہ میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا تھا جس میں Shroud of Turin (کفنِ مسیح) کے حوالہ سے بھی نمائش تھی۔ اس حوالہ سے Shroud of Turin کے بعض محققین اور ماہرین اور اسلامی تاریخ کے ماہرین خصوصی طور پر جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔ ان مہمانوں میں درج ذیل افراد شامل تھے:

(1) ڈاکٹر اوکاشا الدالی جو کہ Egyptology and Medeaval Arabic کے لیڈنگ ایکسپرٹ ہیں اور لندن کی یونیورسٹی UCL میں پروفیسر ہیں۔ (2) ڈاکٹر ہانی رشوان، ان کا تعلق مصر سے ہے اور عربی اور قدیم مصری زبان کے ماہر ہیں۔ (3) Olaf Jostein Andreassen ان کا تعلق ناروے سے ہے اور ان کا شمار بھی کفنِ مسیح کے مشہور محققین میں ہوتا ہے۔ (4) Mr Burno Barberis ٹیورن کی ایک مشہور سائنٹیفک کمیٹی کے صدر ہیں۔ (5) Peter Sanders مشہور فوٹو گرافر ہیں۔ (6) David Rolfe برٹش سوسائٹی آف شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر ہیں۔ گزشتہ چالیس سال سے کفنِ مسیح پر تحقیق کر رہے ہیں اور اس بارہ میں ڈاکومنٹری بھی بنا چکے ہیں۔ (7) بیری ایم شوارٹز (Barrie M Schwortz) کا شمار بھی کفنِ مسیح کے مشہور ترین محققین میں ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: 'میں اس سال نمائش دیکھنے نہیں آسکا۔ دو مرتبہ ارادہ بھی کیا لیکن بارش اور اپنی مصروفیات کی وجہ سے نہ آسکا۔

☆ ایک مہمان Barrie Schwartz نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا جلسہ مجھے بہت پیارا لگتا ہے۔ یہاں مجھے اُس سے کہیں زیادہ محبت ملتی ہے جو مجھے اپنی فیملی میں ملتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو ایک مرتبہ ہمارا دوست بن جائے وہ ہمیشہ ہی ہمارا دوست رہتا ہے اور ہم دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔

موصوف گزشتہ تین سال سے اس نمائش کے حوالہ سے جلسہ یوکے میں شمولیت کیلئے آرہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ: مَیں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے ڈیوٹی بیج لگایا ہوا ہے۔ گزشتہ سال حضور نے فرمایا تھا کہ میں اب مہمان نہیں بلکہ میزبان ہوں اور اِس نمائش انتظامیہ میں شامل ہوں اس لئے مجھے ڈیوٹی بیج لگانا چاہئے۔ اس لئے میں نے ڈیوٹی کا بیج لگایا ہوا ہے۔ (موصوف نے معاون کا بیج لگایا ہوا تھا)

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آئندہ سال آئیں تو آپ کے پاس معاون کا نہیں بلکہ نیلے رنگ کا بیج ہونا چاہئے۔

اس پر مہمان نے عرض کیا کہ: اس کا مطلب ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اگلے سال بھی جلسہ میں شمولیت کی دعوت دے دی ہے۔

موصوف نے کہا: مجھے جلسہ پر آتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں، میرے لئے یہ بات بہت حیران کن ہے کہ میں نے کبھی بھی کوئی برا واقعہ نہیں دیکھا۔ میں ہر سال اپنا laptop bag نمائشی مارکی میں ایک ہی جگہ چھوڑ کر جاتا ہوں، مگر کبھی بھی میرا bag اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا۔

میں نے یہاں جلسہ پر متعدد مرتبہ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مجھے اپنے قریبیوں سے بھی زیادہ احمدیوں سے محبت ملتی ہے۔ میں حضور انور کو ایک عظیم شخص سمجھتا ہوں جن کی فراست بہت وسیع ہے اور ان کے ساتھ کچھ لمحات بسر کرنے کے بعد میں سمجھ سکتا ہوں کہ احمدی کیوں اپنے خلیفہ سے اس قدر محبت کرتے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں تو اپنے آپ کو Jewish Member of Ahmadiyya Community سمجھتا ہوں۔

کلامُ الامام

"تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

☆اس سال کفنِ مسیح سے تعلق رکھنے والے بعض نئے ماہرین بھی آئے تھے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: بہت اچھی بات ہے کہ نئے سکالرز بھی آئے ہیں۔ لوگوں کو آپ سے نئی انفارمیشن ملے گی۔ اب یہ نمائش پہلے سے بڑھ گئی ہے اوراس میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ایک خاتون مہمان نے کہا کہ آپ کی جماعت کی عورتیں بہت پڑھی لکھی ہیں۔ عورتوں نے ہم سے بہت مشکل اور academic سوال پوچھے تھے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے ایک غیر معمولی تجربہ تھا۔ اب میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں اگلی مرتبہ نہ آؤں۔ اب مجھے اگلی بار بھی آنا پڑے گا۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر 'اوکا شا الدالی' صاحب جوکہ لندن میں ایک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں وہ بار بار اس بات پر افسوس کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ یہاں پر 25 برس سے رہ رہے ہیں لیکن ایک مرتبہ بھی انہوں نے اس جلسہ کے بارہ میں کچھ نہیں سنا۔ موصوف اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ رضا کاران کی اتنی بڑی تعداد سارے کام بڑی مہارت اور خوشی سے کر رہی ہے۔

انہوں نے اس کا بھی اظہار کیا کہ کاش وہ پہلے اس جلسہ میں شامل ہوتے۔ کہنے لگے کہ اگلے سال وہ اپنے ساتھیوں اور شاگردوں کو بھی جلسہ میں شامل ہونے کا کہیں گے۔

موصوف خود تو غیر احمدی ہیں لیکن کہنے لگے کہ 'یہی اسلام کا حقیقی چہرہ ہے اور دوسرے مسلمانوں کو اس سے نمونہ لینا چاہیے۔'

☆ شراؤڈ (Shroud) کے ایک ماہر Olaf Jostein Andreassen کا تعلق ناروے سے ہے اور بہت سی کتب کے مصنف ہیں۔ ان کو انٹرنیٹ کے ذریعہ shroud کی نمائش کے متعلق پتا چلا تو انہوں نے بغیر کسی کو بتائے اس نمائش میں شامل ہونے کیلئے اپنی ٹکٹ بک کرالی اور پھر بعد میں ناروے کی جماعت سے رابطہ کیا اور بتایا کہ میں جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یوکے جا رہا ہوں۔

انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا میرے ساتھ بادشاہوں جیسا برتاؤ کیا گیا اور میں نے ایسا نظارہ دیکھا ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

اس نمائش میں شامل ہونے والے بعض مہمان عیسائی تھے۔ چونکہ یہ لوگ اتوار کے روز چرچ جاتے ہیں اس لئے ان کا چرچ جانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب موصوف سے پوچھا گیا کہ 'کیا آپ بھی چرچ جانا چاہتے ہیں'؟ اس پر وہ اس قدر متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ 'مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ایک مسلم جماعت انہیں چرچ لے جانے کے بارہ میں پوچھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی محبت اور عزت افزائی کو دیکھ کر انہوں نے اس دن ارادہ کیا کہ وہ چرچ نہیں جائیں گے بلکہ اپنا تمام وقت جلسہ میں ہی گزاریں گے۔

☆ شراؤڈ (Shroud) کے ایک اور ماہر Burno Barberis (برنو باربیریز) صاحب جوکہ ٹیورن کی ایک مشہور سائنٹیفک کمیٹی کے صدر بھی ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں کہ احمدیوں کا خلافت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہے۔ احمدی جہاں کہیں بھی ہوں خلافت سے جڑے ہوتے ہیں اور خواہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ بھی جانتے ہوں ان کا آپس میں بہت مضبوط تعلق ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی خاص اور اچھوتی بات ہے۔

☆ امسال ایک مشہور فوٹوگرافر Peter Sanders جس نے مکّہ اور مدینہ کی خاص تصاویر لی ہیں وہ بھی جلسہ میں شامل ہوا۔ ریویو آف ریلیجنز کی نمائش دیکھ کر کہنے لگے: جماعتِ احمدیہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان ایک رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسلام اپنی حقیقی صورت جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے اُس سے بگڑ گیا ہے۔ اس طرح کی نمائشیں اسلام کے امن کے پیغام کو پھیلانے کے لیے بہت ضروری ہیں۔

☆ برٹش سوسائٹی آف شراؤڈ نیوز لیٹر کے ایڈیٹر 'David Rolfe' گزشتہ چالیس سال سے کفنِ مسیح پر تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے شراؤڈ کے حوالہ سے سب سے پہلی ڈاکومنٹری بنائی تھی جس پر انہیں ایوارڈز بھی مل چکے ہیں۔ انہوں نے بتایا: لوگ Turin Shroud کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اکثر لوگ اسے مصنوعی قرار دیتے ہیں۔ مجھے بعض چرچوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کیلئے کئی سال لگ گئے کہ میں وہاں shroud کے متعلق خطاب کروں۔ مگر جماعت احمدیہ shroud کے ذکر کو برقرار رکھنے کے لئے جدوجہد کرنے میں صفِ اوّل میں ہے۔ مجھے shroud پر تحقیق کرتے ہوئے چالیس سال گزر گئے لیکن جب میں جلسہ پر shroud کی نمائش پر آیا تو مجھے shroud کی اصل غرض معلوم ہوئی جو کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک سائے تلے لانا ہے۔ اور یہ ایک ایسا مقصد ہے جو جماعتِ احمدیہ میں نہ صرف پایا جاتا ہے بلکہ اس پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے۔

ان مہمانوں کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

بقیہ مصالح العرب از صفحہ 8

شخص کی نبی کریم صلی ﷺ کے ساتھ اس قدر مشابہت تھی کہ پورے رؤیا کے دوران میں دونوں کے مابین کسی تفریق کرنے سے قاصر رہا۔ یہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شخصیت تھی۔ آپ آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ ہیں اور آپکا ظل ہیں اسی لئے آپ کی شکل وصورت آنحضرت ﷺ جیسی دکھائی گئی تھی۔

بیعت اور جماعت سے رابطہ

میں تو پیاسا تھا، اس انکشاف کے بعد فوراً جماعت کی عربی ویب سائٹ کو کھولا اور قرآن کریم کی تفسیر اور مختلف مشکل امور کے بارہ میں عقل ومنطق سے ہم آہنگ وضاحتیں پڑھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔ کیونکہ ان توضیحات میں میرے ذہن میں اٹھنے والے تمام سوالوں کا جواب آ گیا تھا۔ مجھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی عربی زبان میں ایسی فصاحت وبلاغت نظر آئی جو بڑے بڑے عرب ادباء کے حصے میں بھی نہیں آئی۔ پھر یہ محض لفظی بلاغت ہی نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے مفاہیم، معانی اور گہرا فلسفہ ان ادبی عبارتوں کے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ یہ پڑھنے کے بعد میں نے ویب سائٹ سے ہی بیعت فارم لے کر پر کر کے ارسال کر دیا۔

اگلے روز ہی مجھے صدر جماعت مصر کا فون آیا۔ انہوں نے مجھے بیعت کرنے اور حضرت امام الزمان کے سفینۂ نجات میں سوار ہونے پر مبارکباد دی اور یوں جلد ہی میرا جماعت سے رابطہ بھی ہو گیا۔

نصیحت اور دعا

آخر پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ دے تو کوئی بھی ہدایت نہیں پا سکتا۔ میں تو روحانی اور دینی اعتبار سے مردہ تھا خدا تعالیٰ نے مجھے زندگی بخشی۔ میں نوجوانوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ خود کو دجال کے پیچھے چلنے والے مولویوں کا آسان شکار نہ بننے دیں۔ کیونکہ اس زمانے میں ظاہر ہونے والے دجّال نے قرآن وسنت کے مخالف تمام غلط اور موضوع روایات کو بظاہر تقویت دے کر انہیں جاہل مولویوں کے ذریعہ اسلام کی مسلّمات میں سے بنا دیا ہے۔ کیونکہ اس کا ہدف یہ ہے کہ بعد میں انہی روایات کو اسلام اور نبی کریم ﷺ کے خلاف استعمال کرے۔ اس کام کے لئے دجال جاہل مولویوں کی متشددانہ روش، جوش اور جہاد کے شوق کو بھی اپنے اہداف کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

افسوس کہ مولوی ابھی تک دجال کے ظاہری قتل کی امید لگائے بیٹھے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شخصیات قتل ہو بھی جائیں تو ان کے خیالات قائم رہتے ہیں۔ لیکن اگر خیالات کی نفی ہو جائے اور ان کو دلیل اور برہان سے غلط ثابت کر دیا جائے تو پھر کسی کے قتل کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے آج کا جہاد جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ غلط خیالات کو ردّ کرنے، حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کا جہاد ہے اور یہ قلم کے ذریعہ، سوچ کے ذریعہ، اور سچی باتوں کے پھیلانے سے ہوگا نہ کہ سیف وسنان اور بندوق وکمان سے ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا بھی کرنی چاہئے کہ:

فَیَا رَبِّ أَصْلِحْ حَالَ أُمَّةِ سَیِّدِی
عِنْدَكَ هَیِّنٌ ، عِنْدَنَا مُتَعَسِّرُ

یعنی اے ربّ میرے سید ومولی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی حالت کی تو خود ہی اصلاح فرما، کیونکہ تیرے لئے یہ نہایت آسان ہے جبکہ ہمارے لئے بہت مشکل ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 6 راکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8484: میں فاطمہ بشیر زوجہ مکرم بشیر یو.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن Uruth Parambil(H) ڈاکخانہ کوٹپ پالا ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 17 گرام، اسٹوڈ 1 جوڑی، 1 انگوٹھی 2.5 گرام (تمام زیور 23.5 گرام) زمین 5 سینٹ 2 پوئنٹ بمقام ملاپورم، 16.5 سینٹ زمین بمقام پلاکاڈ (ہر دو جائداد میں نصف حصہ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث.کے　　الامۃ: فاطمہ بشیر　　گواہ: عبدالرزاق

مسل نمبر 8458: میں بشیر.یو.پی ولد مکرم مرا گر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن Uruth Parambil (H) ڈاکخانہ کوٹپ پالا ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 سینٹ 2 پوئنٹ بمقام ملاپورم، 16.5 سینٹ زمین بمقام پلاکاڈ (ہر دو جائداد میں نصف حصہ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث.کے　　العبد: بشیر.یو.پی　　گواہ: عبدالرزاق

مسل نمبر 8486: میں محمد امیر پی.ٹی ولد مکرم بیرن کٹی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن 7/94 پوزیتھارا، موچیکال ڈاکخانہ کٹی پالا ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/17,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حارث.کے　　العبد: محمد امیر.پی.ٹی　　گواہ: عبدالرزاق

مسل نمبر 8487: میں انور حسین ولد مکرم عبدالستار صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کاشتکاری عمر 74 سال تاریخ بیعت 1962، ساکن تال گرام ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین 68 ڈسمل، رہائشی زمین 4 ڈسمل، تالاب 8 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوطاہر منڈل　　العبد: انور حسین　　گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 8488: میں فاطمہ پی.پی زوجہ مکرم کونچاموصاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1977، ساکن پولیولا پارمبل ڈاکخانہ چیوایور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 6 سینٹ زمین پر مشتمل مبلغ 6000 روپے ماہوار کرایہ پر۔ میرا گزارہ آمد از کرایہ مکان ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالکبیر　　الامۃ: فاطمہ پی.پی　　گواہ: ہارون

مسل نمبر 8489: میں رحمت پی.پی زوجہ مکرم نوشاد.ایم.کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن Vadake Keezhuvana Parambu ڈاکخانہ چیوایور صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 6 سینٹ زمین اور مکان (سروے نمبر 21/2,3) میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالکریم　　الامۃ: رحمت پی.پی　　گواہ: ہارون

مسل نمبر 8490: میں پی.شاجی ولد مکرم احمد کویا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالامان (Kuzhipallimeethal) ڈاکخانہ Panteerankave ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ستمبر 2017 کو وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 11 سینٹ زمین اور مکان (جس میں خاکسار کا نصف حصہ ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوا -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفاالدین　　العبد: پی.شاجی　　گواہ: نصیر حسین

مسل نمبر 8491: میں شاہد احمد.پی ولد مکرم محمد.پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن Puthoormadam ڈاکخانہ Pantheerankavli ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　العبد: شاہد احمد.پی　　گواہ: ہارون.پی

مسل نمبر 8492: میں محسنات پی.پی بنت مکرم ایم پی کویاٹی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالامان Puthiya Madam ڈاکخانہ Paramba ضلع کوزیکوڈ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq　Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8.25 سینٹ زمین بشمول مکان (جس میں سے 1/3 حصہ خاکسار کا ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/21,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　　الامۃ: مُحسنات پی. پی　　　گواہ: انور صادق. کے

مسل نمبر 8493: میں رفعت ایس. کے بنت مکرم پی. ایم. احمد کبیر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام (Mancholi Viruppil) ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیرہ. پی. پی　　　الامۃ: رفعت ایس. کے　　　گواہ: پی. ایم. احمد کبیر

مسل نمبر 8494: میں سجنا نجیب زوجہ مکرم نجیب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن Arukandam Vayal ڈاکخانہ ونگیری ضلع کوزی کوڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 8 سینٹ زمین بشمول مکان۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. وی. شبیل احمد　　　الامۃ: سجنا نجیب　　　گواہ: سی. جی. جمال الدین

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/ستمبر 2017 بروز بدھ نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ جعفرین اختر صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب آف سٹیونج، یوکے)

19/ستمبر کو 34 سال کی عُمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق برالی (کوٹلی، کشمیر) کی مخلص فیملی سے تھا۔ کوٹلی میں جماعت کی انتہائی مخالفت کے وقت آپ کی فیملی نے بہت جُرأت سے مخالفین کا مقابلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں مرحومہ کے بڑے بھائی اور چچا کو اسیر راہِ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کا خُطبہ بڑی باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ بیماری کا وقت بہت صبر و استقامت کے ساتھ گزارا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے کی عُمر پانچ سال ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک نور احمد صاحب

(آف معراجکے ضلع سیالکوٹ)

3/ستمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بہت مخلص، باوفا اور بہادر انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب

(آف دارالعلوم غربی ربوہ)

کچھ عرصہ قبل وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ چندے بروقت ادا کرتے اور اس کے علاوہ کئی غریب خاندانوں کا اپنی طرف سے وظیفہ بھی لگایا ہوا تھا۔ اپنے حلقہ میں بطور امام الصلوٰۃ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی قراءت بہت اچھی تھی اور قرآن کریم کا بہت سارا حصہ زبانی یاد تھا۔ بڑے مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔

(3) مکرم ناصر محمود صاحب (آف بولٹن، یوکے)

7/اگست 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوفی ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بیٹے تھے۔ میٹرک تک تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ 1954ء میں پاکستان آرمی جائن کی اور 1977ء میں بطور میجر ریٹائر ہوئے۔ 2009ء میں یوکے شفٹ ہوئے اور یہاں اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر تھے۔ آپ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ پیار کا تعلق تھا۔ جماعت کا کوئی بھی عہدیدار چندہ لینے یا ملنے آتا تو اس کا بہت احترام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

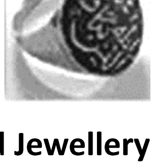

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

پھر کسی اور کو تلاش کریں اور بتائیں کہ کون ہے کیونکہ جو نشانات اس کے مقرر کئے تھے وہ تو سب کے سب پورے ہو گئے۔ نیک نیتی سے سعادتمندی کے ساتھ دلیلوں کو دیکھو اور سمجھو۔ اگر ضد کرنی ہے تو پھر کچھ نظر نہیں آئے گا پھر تو قرآن کریم بھی ہدایت نہیں دیتا۔ ہر ایک طالب حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعوے کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل، یعنی موجودہ ضرورتیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر ایک سلسلہ خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ کو پہلے سلسلہ خلافت کے ہم رنگ قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ۔ فرمایا کہ اب اس وعدہ استخلاف کے موافق اور اس کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ جیسے موسوی سلسلہ خلافت کا خاتم الخلفا مسیح تھا ضرور ہے کہ سلسلہ محمدیہ کے خلفا کا خاتم بھی ایک مسیح ہو۔ تیسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ۔ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔ چوتھی بات یہ کہ آپ نے فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو تجدید دین کے لئے بھیجا جاتا ہے اب اس صدی کا مجدد ہونا ضروری تھا اور مجدد کا جو کام ہوتا ہے وہ اصلاحِ فساداتِ موجودہ ہوتا ہے۔ پس جو فساد اور فتنہ اس وقت سب سے بڑھ کر ہے وہ عیسائی فتنہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس صدی کا جو مجدد ہو، کاسر الصلیب ہو جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے۔ پانچویں بات یہ کہ موسوی خلافت کی مماثلت کے لحاظ سے بھی خاتم الخلفا سلسلہ محمدیہ کا چودھویں ہی صدی میں ہونا ضروری ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مسیح علیہ السلام آئے تھے۔ چھٹی بات یہ کہ جو علامات مسیح موعود کی مقرر تھیں ان میں سے بہت سی پوری ہو چکیں جیسے کسوف خسوف کا رمضان میں ہونا جو دو مرتبہ ہو چکا، حج کا بند ہونا، ذوالسنین ستارے کا نکلنا، طاعون کا پھوٹنا، ریلوں کا اجرا، اونٹوں کا بیکار ہونا۔ ساتویں بات یہ کہ سورۃ فاتحہ کی دعا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا اس امت میں سے ہو گا غرض ایک دو نہیں صدہا دلائل اس امر پر ہیں کہ آنے والا اسی امت میں سے آنا چاہئے اور اس کا یہی وقت ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے الہام اور وحی سے میں کہتا ہوں کہ وہ جو آنے والا تھا وہ میں ہوں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوت پر جو طریق ثبوت کا رکھا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں ان کو دیکھ لو۔ مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں ان مخالفوں کی حالت پہ نظر کرتا ہوں کہ جن امور کو بطور نشان پیش کیا کرتے تھے اب وہ جب پورے ہو گئے تو ان کی صحت پر اعتراض کرنے لگ گئے۔ مثلاً پہلے چاند سورج کی نشانی مانگا کرتے تھے۔ اب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر کوئی ان کو پوچھے کہ جس کو خدا تعالیٰ نے صحیح ثابت کر دیا کیا وہ ان کے کہنے سے جھوٹی ہو جائے گی۔ افسوس تو یہ ہے کہ اتنا کہتے ہوئے ان کو شرم نہیں آتی کہ اس سے ہم مسیح موعود کی تکذیب نہیں کرتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حق معلوم کرنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر حق معلوم کرنا ہے پھر خدا تعالیٰ سے اپنی نمازوں میں دعائیں مانگیں کہ وہ ان پر حق کھول دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان تعصب اور ضد سے پاک ہو کر حق کے اظہار کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے گا تو ایک چلہ نہ گزرے گا کہ اس پر حق کھل جائے گا۔ مگر بہت ہی کم لوگ ہیں جو ان شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہتے ہیں اور اس طرح پر اپنی کم سمجھی یا ضد و تعصب کی وجہ سے خدا کے ولی کا انکار کر کے ایمان سلب کروا لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دل کھولے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس میں آجکل مسلمان دنیا ایک عجیب حالت میں پھنسی ہوئی ہے۔ کوئی رستہ ان کو فرار کا نظر نہیں آ رہا۔ پاکستان میں بھی نئی نئی تنظیمیں بن رہی ہیں اب ایک نئی تنظیم بنی لبیک یا رسول اللہ کی جنہوں نے مارچ کیا پہلے لاہور کا گھیراؤ کیا پھر اسلام آباد کا گھیراؤ کیا اس کے بعد ایک اسی نام کی ایک اور تنظیم ہے جو گھیراؤ کر رہی ہے اور محاصرہ کیا ہوا ہے اسلام آباد کا اور کوئی حکومت کوئی فوج کوئی قانون ان کو روک نہیں سکتا۔ تو لبیک یا رسول اللہ کہنے والے تو اصل میں ہم احمدی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سنا کہ جب میرا مسیح و مہدی آئے تو اس کو ماننا اس کو سلام کہنا۔ یہ ہے لبیک کہنے کا صحیح طریقہ۔ کاش کہ یہ لوگ بھی اس کو سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی پاکستان کو بھی ہر مسلمان ملک کو بھی فتنہ و فساد سے بچائے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر خاص رحم فرمائے کیونکہ آجکل جو حالات ہو رہے ہیں اور جو مسلمان دنیا کے خلاف منصوبہ بندی ہو رہی ہے وہ بہت خوفناک ہے اگر انہوں نے ابھی بھی نہ سمجھا تو پھر بعد میں یہ پچھتائیں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telengana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 23-November-2017 Issue 47

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اُس نے سارے قرآن کی تکذیب کردی اور خدا کو چھوڑ دیا

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ صرف مولویوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ اپنی عقل استعمال کریں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں

اللہ تعالیٰ انکے دل کھولے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ مان کر اس حالت سے باہر نکلیں جس عجیب حالت میں آجکل مسلمان دُنیا پھنسی ہوئی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 ؍نومبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

وہ زمانہ جس میں سے اُس وقت مسلمان گزر رہے تھے، درد رکھنے والے مسلمانوں کے لئے انتہائی بے چین کرنے والا زمانہ تھا۔ لاکھوں مسلمان عیسائی ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایسی حالت ہوگئی تھی کہ ایمان ثریا پر جاچکا تھا۔ عملاً مسلمانوں میں نہ دین باقی رہا تھا نہ اسلام کی حقیقت باقی رہی تھی۔ اسلام کا درد رکھنے والے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیحا آئے اور اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ ان میں سے ایک بزرگ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بھی تھے۔ ان کی شہرت بڑی دور دور تھی۔ بہت سے ان کے مرید تھے۔ ان کی بزرگی کی وجہ سے ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے ان کو دعوت دے کر کہا کہ آپ جموں آ کر میرے لئے دعا کریں لیکن آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر دعا کروانی ہے تو میرے پاس آ کر کرواؤ۔ بہرحال بڑے بڑے لوگ ان کے مرید تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع سے ہی بڑا عقیدت کا تعلق تھا۔ اس وقت ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ نہیں کیا تھا دعوے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے ہی اس وقت حالات اور اُس زمانے کو دیکھتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عرض کیا تھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ان کی وفات ہوگئی تھی لیکن ان کو یہ یقین تھا کہ آپ ہی زمانے کے امام اور مسیح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی اولاد کو، اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کی تھی کہ جب بھی دعویٰ ہوگا تم مان لینا۔ بہرحال صاحب بصیرت لوگ جانتے تھے کہ اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو اگر اس زمانے میں کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کے مخالفین کے منہ بند کئے تھے۔ جب تک آپ نے دعویٰ نہیں کیا بڑے بڑے علماء آپ کی اس بات کے معتقد تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپ نے دعویٰ کیا تو یہی علماء اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے آپ کی مخالفت بھی کرنے لگ گئے اور آج تک یہی مفاد پرست علماء ہیں جو آپ کی مخالفت کر رہے ہیں اور عامۃ المسلمین کے دلوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے خلاف نفرتیں پیدا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیشمار تحریروں اور تقریروں اور مجالس میں اپنے دعوے کے سچے ہونے کی دلیلیں دیں۔ زمانے کی ضرورت کے مطابق مسیح موعود کے آنے اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے آپ کے حق میں ہونے کے بارے میں بتایا۔ جو صاف دل تھے ان کو تو سمجھ آ گئی اور جن کے دلوں میں بغض تھا کینہ تھا مفاد پرستی تھی ان کو سمجھ نہیں آئی۔

فرمایا: اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بعض دلیلیں بیان کروں گا جو آپ نے بیان فرمائی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

اب کوئی ہمارے دعوے کو چھوڑے اور الگ رہنے دے مگر ان باتوں کو سوچ کر جواب دے کہ میری تکذیب کرو گے تو اسلام کو ہاتھ سے تمہیں دینا پڑے گا۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے موافق خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا اور یہ ثابت ہو گیا کہ صدق اللہ ورسولہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سچی ہیں۔ ظالم طبع ہے وہ انسان جو ان کی تکذیب کرتا ہے۔

آپ نے 1903ء میں یہ بیان فرمایا کہ میرے دعوے کو 22 برس گزر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات میرے ساتھ ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر تائیدات کیوں ہیں اللہ تعالیٰ کی میرے ساتھ۔ دوسرے آپ نے فرمایا کہ زمانے کی ضرورت ہے اور سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس زمانے میں مسیح نے آنا تھا اور جب ضرورت ہے تو اگر مَیں نہیں تو کوئی دوسرا پیش کرو۔ بہرحال کوئی مصلح آنا چاہئے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے۔ کیونکہ زمانے میں فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور مسلمانوں میں بھی فساد انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پس اگر مجھے جھوٹا کہنا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں بنیں گی یا تو کوئی دوسرا مصلح پیش کرو کیونکہ زمانہ چاہتا ہے کہ کوئی مصلح آئے یا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی تکذیب کرو، کہو کہ جھوٹے تھے سارے وعدے کہ ایسے بگڑے ہوئے حالات میں کسی مصلح کے بھیجنے کا وعدہ جو تھا وہ غلط تھا۔ آپ نے فرمایا کہ حفاظت دین کی ضرورت بہرحال ہے۔ فرمایا کہ بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔

اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں ہے اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے۔ پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو نور قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانے کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کسی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میرا انکار کرتے ہو، میری تکذیب کرتے ہو تو تم اصل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تکذیب کر رہے ہو۔ آپ فرماتے ہیں میرا انکار میرا انکار نہیں ہے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے وہ میری تکذیب سے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ٹھہرا دیتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے باوجود وعدہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے ان کی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا کہ موسوی سلسلہ کی طرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کرے گا مگر اس نے معاذ اللہ اس وعدے کو پورا نہیں کیا۔ اور اس وقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں اور نہ صرف یہاں تک ہی بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اتم مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا کہ اس چودھویں صدی پر اسی امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا اسی طرح پر جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑے گا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ۔ میں ایک آنے والے احمدی بروز کی خبر دیتی ہے اور اس طرح پر قرآن شریف کی بہت سی آیتیں ہیں جن کی تکذیب لازم آئے گی۔ فرمایا پھر سوچو کہ کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے کہ جو مجھے چھوڑے گا اور میری تکذیب کرے گا وہ زبان سے نہ کرے مگر اپنے عمل سے اس نے سارے قرآن کی تکذیب کردی اور خدا کو چھوڑ دیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میری تکذیب میری تکذیب نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتویٰ طلب کرے کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔

پھر اس بات کو مزید کھولتے ہوئے کہ آپ کی تکذیب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہر صدی پر مجدد آئے گا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ پھر آپ نے جو اِمَامُکُمۡ مِنۡکُمۡ فرمایا تھا وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا ہے اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح ومہدی کے آنے کی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کرے گا تو عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ٹھہرے گا یا نہیں؟ فرمایا: پس میں کھول کر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا پڑے گا مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہوگی مگر پہلے اپنی گمراہی اور روسیاہی کو مان لینا پڑے گا۔ مجھے قرآن و حدیث کو چھوڑنے والا کہنے کے لئے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑے گا اور پھر بھی وہی چھوڑے گا۔ میں قرآن و حدیث کا مصدق ومصداق ہوں میں گمراہ نہیں بلکہ مہدی ہوں میں کافر نہیں بلکہ انا اول المؤمنین کا مصداق صحیح ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا کہ یہ سچ ہے۔ جس کو خدا پر یقین ہے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق مانتا ہے اس کے لئے یہی حجت کافی ہے کہ میرے منہ سے سن کر خاموش ہو جائے لیکن جو دلیر اور بے باک ہے اس کا کیا علاج۔ خدا خود اس کو سمجھائے گا۔

پھر مسیح موعود کی آمد سے متعلق بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں یہ ریلوے مسیح موعود کا ایک نشان ہے قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ کہ جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ فرمایا دینداری تقویٰ کے ساتھ ہوتی ہے یہ لوگ اگر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ میں ریل کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر اس سے ریل مراد نہیں تو پھر ان کا فرض ہے کہ وہ حادثہ بتائیں جس سے اونٹ ترک کئے جاویں گے۔ پہلی کتابوں میں بھی اشارہ ہے کہ مسیح کے زمانے میں آمدورفت سہل ہوجائے گی۔ فرمایا اصل تو یہ ہے کہ اس قدر نشانات پورے ہو چکے ہیں کہ یہ لوگ تو اس میدان سے بھاگ ہی گئے ہیں۔ جیسے کسوف وخسوف رمضان میں کیا اسی طریق پر نہیں ہوا جیسا کہ مہدی کی آیات کے لئے مقرر تھا۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش سے ایسی سواری بھی نہیں نکلی ہے۔ فرمایا علامات دلالت کرتی ہیں کہ مسیح موعود پیدا ہو گیا ہے۔ اگر یہ لوگ ہم کو نہیں مانتے تو

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad